بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

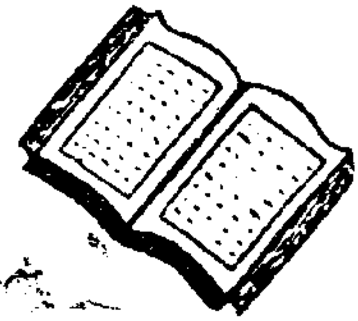

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فون ۶۹۷

الفرقان

خصوصی

"مذاہبِ عالم پر نظر"

ستمبر ۱۹۷۳ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک
پاکستان — آٹھ روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — ۲ پونڈ
بیرونی ممالک بحری ڈاک — ۱ پونڈ
فی پرچہ پاکستان — اسی پیسے

مکتبہ الفرقان کی نہایت مفید کتابیں

(۱) **تحریری مناظرہ** — عیسائی پادری عبدالحق صاحب اور سلسلہ احمدیہ کے مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ ہے - جس میں دوسرے پرچہ کے بعد ہی پادری صاحب لاجواب ہو کر عاجز آ گئے قابل مطالعہ ہے - (قیمت 1/50 روپیہ)

(۲) **بہائی شریعت پر تبصرہ** — بہائیوں کی اصل شریعت مع اردو ترجمہ و تبصرہ (قیمت 1/50 روپیہ)

(۳) **مباحثہ مہت پور** — یہ مناظرہ شیعہ صاحبان اور احمدیہ جماعت میں چار اختلافی اہم عقائد پر تحریری مناظرہ ہوا ہے - شیعہ صاحبان کے علامہ یوسف حسین صاحب مناظر تھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مناظر تھے (قیمت -/2 روپے)

(۴) **کلمة الحق** — خلافت راشدہ پر تحریری مناظرہ جس میں اہلسنت و الجماعت کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب مناظر تھے (قیمت -/75 پیسے

(۵) **القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین** — جناب مودودی صاحب کے رسالہ کا مکمل لاجواب جواب ہے - (حجم 250 صفحات قیمت -/2 روپے)

(۶) **مباحثہ مصر** (انگریزی) — عیسائی پادریوں سے احمدی مبلغ کا شاندار مناظرہ - (قیمت 1/25 روپیہ)

(۷) **نبراس المومنین** — رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۰۰ احادیث کا سلیس ترجمہ و تشریح - (قیمت -/50 پیسے)

(۸) **کلمة الیقین** — ختم نبوت کی مختصر صحیح تشریح (قیمت -/12 پیسے)

(۹) **ماہنامہ الفرقان کے سالانہ مجلد مکمل فائل 1964ء سے 1973ء تک** (ہر سال کے علیحدہ علیحدہ) (قیمت -/10 روپے)

نوٹ : محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوتا ہے -

مینجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۳	الفرقان	شعبان ۱۳۹۳ ہجری قمری
شمارہ ۹	ستمبر ۱۹۷۳ء	تبوک ۱۳۵۲ ہجری شمسی

ترتیب

• "آہ! خیرِ اُمّت" — ادارتیہ — ص۲

• "ختم نبوت کے معانی قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں"
مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ — ص۳

• منظومات۔ — شعرائے کرام سلسلہ احمدیہ — ص۹

• حاصلِ مطالعہ — مولانا دوست محمد صاحب شاہد — ص۹

• چند مفید حوالے۔ — جناب ملک محمود احمد صاحب عشرت لاہور — ص۱۲

• میرا سفرِ انگلستان — ایڈیٹر — ص۱۶

• کیا قرآن شریف میں عجمی الفاظ موجود ہیں؟
از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور — ص۱۷

• شذرات — ملک محمد عبد اللہ صاحب لیکچرر تعلیم الاسلام کالج۔ — ص۲۱

• شان النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔
پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم۔ اے۔ — ص۲۳

• ناصرِ دیں کا جھنڈا اٹھائے رہوں۔ (نظم)
جناب عبدالرحیم صاحب مبشر رحمانی — ص۲۴

• جماعت احمدیہ کے خلاف افترا پردازی کی مذموم کوشش۔
مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ — ص۲۵

• فہرست ممبران خاص الفرقان۔ — مینیجر — ص۲۶

• اشتہارات — ص۲۸

تبلیغی و تعلیمی مجلہ

الفرقان

ستمبر ۱۹۷۳ء

ٹیلیفون نمبر ۶۹۲

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

ضروری اعلان

الفرقان کی گذشتہ اشاعت میں خاص نمبر النّبی الخاتم نمبر کی وجہ سے ماہ ستمبر کے شمارہ کے شائع نہ ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن بعد ازاں احباب کے مشورہ سے قرار پایا کہ "النّبی الخاتم نمبر" دسمبر میں جلسہ سالانہ پر شائع کیا جائے اور ستمبر کا پرچہ بدستور اشاعت پذیر ہو۔ چنانچہ یہ شمارہ قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے۔ کاغذ کی گرانی اور نایابی کے باعث کچھ دقت پیش آ رہی ہے۔ احباب کے تعاون سے خاص نمبر پوری آب و تاب سے شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار خادم ابوالعطاء جالندھری

نزیل لندن۔ ۵ ستمبر ۱۹۷۳ء

اداریہ

"آہ! خیر اُمّت"

"رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عالم اسلام پر اس وقت آفات و مصائب کی جو گھٹائیں چھا رہی ہیں ان کے تصور سے ہر درد مند مسلمان کا دل لرز جاتا ہے فاضل مدیر مجلّہ "الرشید" لاہور نے اس درد کا اظہار "آہ! خیر امّت" کے عنوان سے اپنے اداریہ میں کیا ہے۔ ہم اس مضمون کا ایک اقتباس اپنے قارئین کے سامنے دردمندی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ مدیر موصوف لکھتے ہیں:-

"آج پورا مُلک قہرِ الٰہی کی لپیٹ میں ہے۔ ملک لُٹ چکا ہے۔ مسلمانوں کی ۹۰ ہزار فوج دشمن کے پنجۂ ظلم میں محبوس ہے۔ اندرونِ ملک انتشار و افتراق کے لاوے پھوٹ رہے ہیں۔ بیرونِ مُلک نفرت و حقارت کے جھکڑ چل رہے ہیں۔ ذلّت و شقاوت کے سیاہ سائے پوری قوم پر مسلّط ہیں، قحط ہے، گرانی ہے، طوفان ہیں، سیلاب ہیں، لیکن قوم؟ قوم کی حرکتِ قلب بند ہے، اس کا احساس معطّل ہے اور اس کے اعصاب...... ازم کے نشے سے مخدّر ہیں، عذاب پر عذاب آ رہے ہیں مگر دلوں میں خوف و انابت کے کوئی آثار نظر نہیں آتے، غفلت و بدمستی کا نشہ ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ چہروں سے رونقِ ایمان معدوم ہے اور آنکھوں میں غیرت و حیا کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ آہ! یہ "خیر امّت" اپنے مشن کو چھوڑ کر لُٹ چکی، پِٹ چکی اور مر کھپ چکی ہے۔ آج ہمارے سامنے وہ امّت نہیں جو کبھی خیرِ اُمّت کہلاتی تھی۔ بلکہ اس کا بے جان لاشہ ہے۔ جس پر چاروں طرف سے کرگس منڈلا رہے ہیں اور دنیا بھر کے مہذب درندے چاروں طرف سے اس کی ہڈیاں نوچ رہے ہیں۔"

(ماہنامہ الرشید لاہور۔ جولائی ۱۹۷۳ء صٓ)

ان حالات میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کا مندرجہ بالا الہام "رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ"۔ اے ربّ تو خود امّتِ محمدیہ کی اصلاح فرما۔ بطور خاص دُعا ہم سب کو پڑھنا چاہیئے۔ بے شمار علماء اور فضلاء انجمنوں اور اسلامی سوسائٹیوں کے باوجود دنیائے اسلام سخت کرب و بلا میں مبتلا ہے۔ اب اس کو اس بھنور سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کون نکال سکتا ہے۔ اے خدا تو خود ہی رحم فرما۔ اور خود مسلمانوں کی حالت کو درست فرما۔ اللّٰھم آمین۔

ع "پہلے سب جانتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے۔"

"ختمِ نبوت کے معنے قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں" (مولٰنا محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند)

—— (محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین) ——

مشہور و معروف دیوبندی عالم مولٰنا محمد طیب صاحب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نبیرہ ہیں۔ اور آجکل اس مدرسہ کے مہتمم اعلیٰ اور اپنے علم و فضل کی بناء پر اہل سنّت والجماعت خصوصًا دیوبندی مکتبِ فکر کے لوگوں میں خصوصی اعزاز و اکرام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ مولٰنا صاحب کی کئی ایک تصانیف ہیں اور قابل مطالعہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے بسا اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ حقائق کے بیان میں کئی ایک قیمتی اور قابل قدر باتیں کہہ اور لکھ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنے کتابچہ "خاتم النبیّین" میں ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے واضح طور پر اعتراف کیا ہے کہ اس کے معنے "قطع نبوت یا انقطاع رسالت کے نہیں" ہیں۔ اور یہ کہ خاتم النبیّین کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ آپ پر نبوت اور کمالات نبوت کے تمام مراتب پورے ہو گئے"۔ اور یہ کہنا کہ اب نبوت کی نعمت باقی نہیں رہی" درست نہیں۔ پورا اقتباس درج ذیل ہے۔ ہم اس پر مزید کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ قارئین خود اندازہ لگا لیں۔ احمدیت کا نقطہ نگاہ جو خاتم النبیّین کے متعلق ہے کس قدر اس سے مطابقت رکھتا ہے:۔

"سرورِ عالم فخر بنی آدم آقائے دوجہان نبی عالمین امام النبیّین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت سیدنا و مولٰنا و شفیعنا محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذریاتہٖ وسلم محض نبی ہی نہیں۔ بلکہ خاتم النبیّین ہیں اور ختم کے معنی انتہاء کر دینے اور کسی چیز تک پہنچا دینے کے ہیں۔ اس لئے خاتم النبیّین کے معنے نبوت کو انتہاء تک پہنچا دینے کے ہوئے۔ اور کسی چیز کے انتہاء تک پہنچ جانے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی آخری حد پر آجائے کہ اس کے بعد کوئی اور درجہ اور حد باقی نہ رہے جس تک وہ پہنچے۔ اس لئے ختم نبوت کے معنے یہ ہوئے کہ نبوت اپنے تمام درجات و مراتب کی آخری حد تک آگئی۔ اور اب نبوت کا کوئی درجہ اور مرتبہ باقی نہیں رہا۔ کہ جس تک وہ آئے۔ اور اس کے لئے حرکت کر کے آگے بڑھے اس لئے "خاتم النبیّین" کے حقیقی معنی یہ نکلے کہ خاتم پر نبوت اور کمالات نبوت کے تمام مراتب پورے ہو گئے۔ اور نبوت اپنے علمی و اخلاقی کمالات کے ایسے انتہائی مقام پر آگئی کہ بشریت کے دائرہ میں نہ علمی کمال کا کوئی درجہ باقی رہا۔ نہ اخلاقی قدروں کا کوئی مرتبہ۔ کہ جس کے لئے نبوت خاتم سے گزر کر آگے بڑھے اور اس درجہ یا قدر تک پہنچے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ ختم نبوّت کے معنی قطعِ نبوّت یا انقطاعِ رسالت کے نہیں۔ کہ اب نبوّت کی نعمت دنیا میں باقی نہ رہی۔ یا اس کا نور عالَم سے زائل ہو گیا۔ بلکہ تکمیل نبوّت کے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ خاتم النبییّن صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر تمام کمالاتِ نبوّت اپنی انتہاء کو پہنچکر مکمل ہو گئے۔ جو اب تک نہ ہوئے تھے۔ اور اب جو نبوّت دُنیا میں قائم ہے۔ وُہ خاتم کی ہے اور اس کامل نبوّت کے بعد کسی نئی نبوّت کی ضرورت باقی نہیں رہی نہ یہ کہ نبوّت دنیا سے منقطع ہو گئی، اور چھین لی گئی۔ معاذ اللہ۔ اس کا قدرتی ثمرہ یہ نکلتا ہے۔ کہ نبوّت جب سے شروع ہوئی اور جن کمالات کو لے کر شروع ہوئی اور آخر کار جس حد پہ آکر رُکی اور ختم ہوئی اس کے اوّل سے لے کر آخر تک جس قدر بھی کمالاتِ نبوّت دنیا میں وقتاً فوقتاً آئے۔ اور طبقۂ انبیاء میں سے کسی کو ملے وہ سب کے سب خاتم النبیّین میں آکر جمع ہو گئے۔ جو خاتم سے پہلے اس کمالِ جامعیت کے ساتھ کسی میں جمع نہیں ہوئے تھے۔ ورنہ جہاں بھی یہ اجتماع ہو جاتا وہیں پر نبوّت ختم ہو جاتی اور آگے بڑھ کر یہاں تک نہ پہنچتی۔ اس لئے "خاتم النبیّین" کا جامع علوم نبوّت جامع اخلاقِ نبوّت، جامع احوالِ نبوت اور جامع جمیع شئون نبوّت ہونا ضروری ٹھہرا۔ جو غیر خاتم کے لئے نہیں ہو سکتا تھا۔ ورنہ وہی خاتم بن جاتا۔"

("خاتم النبیّین" مطبوعہ ادارہ عثمانیہ پرانی انارکلی لاہور) از مولٰنا محمد طیّب مہتمم مدرسہ دیوبند ۱۳۸۰ھ)

انتباس

سیلاب ہمارے گناہوں کی سزا ہے "مولانا عبدالحق"

راولپنڈی ۲۰ اگست (اپ پ) اکوڑہ خٹک (پشاور) سے جمعیت علماء اسلام کے رکن قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحق نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اور سیلاب زدوں کی فراخدلی سے مادّی امداد کریں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسلامی نیست کی روشنی میں موجودہ سیلاب جیسی سماوی آفت اس قوم پہ آتی ہے جو گناہوں اور سماجی برائیوں میں پھنس جاتی ہے انہوں نے کہا کہ حالیہ سیلاب بھی ہمارے گناہوں کی سزا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ کوئی اس انداز میں نہیں سوچ رہا۔ حکومت، سیاسی رہنما اور ذرائع ابلاغ عامہ کو چاہیئے کہ عوام کو احساس دلائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ (امروز ۲۱ اگست ۷۳)

خاص برائے الفرقان

"بندوں کو تیرے کشتیٔ نوحِ زماں ملے"

(محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی)

انسان مضطرب ہے کہ کوئی اماں ملے ‌ ‌ کوئی نئی زمین، نیا آسماں ملے

کہتی ہے ہر زباں کہ یہ طوفانِ نوح ہے ‌ ‌ شاید بشر کو اس طرح یارِ نہاں ملے

سیلاب کا عذاب محیطِ جہاں ہوا ‌ ‌ کیا جانیئے قرار کسی کو کہاں ملے

یوں بہہ گئے مکاں خس و خاشاک کی طرح ‌ ‌ ڈھونڈے سے بھی نہ اب کہیں انکا نشاں ملے

جن کو گمان تھا کہ وہ "جودی" کے ہیں امیں ‌ ‌ موجِ ستم ظریف کے وہ درمیاں ملے

کچھ بد نصیب بہہ گئے اور لاپتہ ہوئے ‌ ‌ کچھ مال و زر کے نقص پہ نوحہ کناں ملے

دیہات و مرغزار کو لہریں نگل گئیں ‌ ‌ کھاتی گئیں جو راہ میں پیر و جواں ملے

صید و شکارِ موجِ غضبناک ہو گئے ‌ ‌ راہوں میں بے سہاروں کے جو کارواں ملے

کچھ رہ گئے الجھ کے درختوں کے جھنڈ میں ‌ ‌ کچھ بد نصیب جھاڑیوں کے درمیاں ملے

کچھ چیختے پکارتے کوٹھوں پہ رہ گئے ‌ ‌ کچھ بچ گئے تو بھوک سے وہ نیم جاں ملے

انساں کی بے بسی پہ فلک بھی ہے اشکبار ‌ ‌ کوئی تو بے گھروں کو جہاں میں مکاں ملے

ظلمت کی وادیوں میں بشر کو رہِ نجات ‌ ‌ تیرے بغیر کس طرح اے لامکاں ملے

شبیر دردِ دل سے دعا گو ہے اے خدا
بندوں کو تیرے کشتیٔ نوحِ زماں ملے

زادِ سفر

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

مہیب ظلمات میں بھٹک کر تری نظر تک پہنچ گیا ہوں
حقیر ذرّے سے مَیں بفضلِ خدا گہر تک پہنچ گیا ہوں

ملا ہے اذنِ سجود مجھ کو ترے کرم کی یہ انتہا ہے
کہ اہلِ ایماں سے بچ بچا کر مَیں سنگِ در تک پہنچ گیا ہوں

مَیں دشت و صحرا میں گھوم پھر کر سمجھ گیا وسعتوں کی تنگی
ہزار ویرانیوں کے صدقے مَیں اپنے گھر تک پہنچ گیا ہوں

دُعائے شام و سحر کی بے کیف بے یقینی کا یہ صلہ ہے
فغانِ شب کے روائتی ذوق شور و شر تک پہنچ گیا ہوں

کسی کی تعمیر کیا کرے گی مَیں اپنی تخریب ہی نہ کر لوں
کسی کے ڈر سے جو بچ کے نکلا تو اپنے ڈر تک پہنچ گیا ہوں

مرا مذاقِ سخن کچھ ایسا نہیں نہ ہو مَیں یہ مانتا ہوں
یہی بہت ہے کہ عرضِ حالِ دل و نظر تک پہنچ گیا ہوں۔

چلا تھا ذوقِ دُعا کو زادِ سفر کی صورت میں ساتھ لیکر
نسیم یہ دین ہے خدا کی کہ مَیں اثر تک پہنچ گیا ہوں

نعت النبیؐ

بحضور ہادئ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

—— از جناب چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے ——

دنیائے دل کا مہرِ درخشاں کہوں تجھے
یا کُل جہاں کا نیّرِ تاباں کہوں تجھے

جس کے نہ برگ و بار کبھی خشک ہو سکیں
وہ اک سدا بہار گلستاں کہوں تجھے

اے فطرتِ بلند کے اک دُرِّ لازوال
خلقِ حسیں کی شمعِ فروزاں کہوں تجھے

قوموں نے تجھ سے پائی تمدّن کی آب و تاب
پھر کس طرح نہ ہادئ انساں کہوں تجھے

جس سے ہوئی یتیموں کے گھر میں بھی روشنی
وہ اک چراغِ شامِ غریباں کہوں تجھے

تو خلقتِ بشر میں ہر اک حُسن کا کمال
ہر دل کا درد۔ درد کا درماں کہوں تجھے

دشت و چمن میں موجِ بہاراں تجھی سے ہے
اس بزمِ دو جہاں میں چراغاں تجھی سے ہے

شورش کاشمیری کے جواب میں

بے معنی غصّہ

(جناب نسیم سیفی صاحب)

آپ کی اپنی طرزِ نگارش، آپ کے ذوقِ ادب کی خُو بُو
پھر بھی آپ کی عقل و فراست چیخ رہی ہے اَخ تھُو اَخ تھُو

بندہ پرور تھُوک بھی دیکھیے بے معنی ہے آپ کا غصّہ
سچ کی خوشبو اور ہی شے ہے، اور ہی شے ہے جھُوٹ کی بدبُو

آپ جسے اپنی معراجِ شعر و سخن کہتے ہیں وہ کیا ہے
بدمستی میں ہاہا ہاہا۔ ہی ہی ہی ہی۔ ہُو ہُو ہُو ہُو

ہم کو یقیں ہے داورِ محشر کے سب وعدے پُورے ہونگے
ٹل نہ سکے تھے پہلے بھی اور ٹل نہ سکیں گے اب بھی سرِ مُو

اپنے دل میں سب کی چاہت، اپنا درد ہے درد سبھی کا
اپنی نظر میں عیبِ نظر سے کم تو نہیں ہے فرقِ من و تُو

دل کی دُعائیں عرشِ بریں سے کاش اثر کو کھینچ کے لائیں
حیف کہ دُنیا بیٹھ رہی ہے تشنہ تشنہ اور لبِ جُو

سیدھی سادی باتیں ہوں اور ان پہ نسیم انداز تمہارا
شورش کے سر چڑھ کر بولا، جادُو ہو تو ایسا جادُو

حاصلِ مطالعہ

(از جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

۱۔ درسِ عبرت

قرآنِ مجید میں بظاہر جو قصے مذکور ہیں۔ وہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات ہیں۔ اس روحانی نکتہ کے پیشِ نظر اب مملکتِ سبا سے متعلق چند آیات کا ترجمہ جناب مودودی صاحب کے الفاظ میں پڑھیئے اور غور فرمایئے کہ ہمارے موجودہ دردناک ملکی حالات کا نقشہ کس بلیغ رنگ میں کھینچا گیا ہے:۔

"سبا کے لئے ان کے اپنے ہی مسکن میں ایک نشانی موجود تھی۔ دو باغ دائیں اور بائیں۔ کھاؤ اپنے رب کا دیا ہؤا رزق اور شکر بجا لاؤ اس کا، ملک ہے عمدہ اور پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشش فرمانے والا۔ مگر وہ منہ موڑ گئے۔ آخرکار ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا اور ان کے پچھلے دو باغوں کی جگہ دو آور باغ انہیں دیئے جن میں کڑوے کسیلے پھل اور جھاؤ کے درخت تھے اور کچھ تھوڑی سی بیریاں، یہ تھا ان کے کفر کا بدلہ جو ہم نے ان کو دیا اور ناشکرے انسان کے سوا ایسا بدلہ ہم اور کسی کو نہیں دیتے اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت عطا کی تھی نمایاں بستیاں بسا دی تھیں اور ان میں سفر کی مسافتیں ایک اندازے پر رکھ دی تھیں چلو پھرو ان راستوں میں رات دن پورے امن کے ساتھ۔ مگر انہوں نے کہا۔ اے ہمارے رب! ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کر دے انہوں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا۔ آخرکار ہم نے انہیں افسانہ بنا کر رکھ دیا۔ اور انہیں بالکل تتر بتر کر ڈالا"

(تفہیم القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۹۱، صفحہ ۱۹۳)

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے قصص القرآن حصہ سوم صفحہ ۳۵۶ پر لکھا ہے کہ سبا پہلے مسلمان تھے۔ ابن جریر طبری اور ابن حاتم نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ قوم سبا کی ہدایت کو ۱۳ نبی بھیجے گئے مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا (ملخصاً) نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی گستاخیاں اور بدزبانیاں سیلابِ عظیم کی شکل اختیار کر گئیں ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

۲۔ طوفانوں میں خصوصی دعاؤں کی ضرورت

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ بارشوں یا آندھیوں اور طوفانوں میں تو اپنا وسیلہ...

۔۔۔ دعا مانگنی چاہیئے ۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کوئی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہلاکت شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسے وقتوں میں دُعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبراہٹ سے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر جاتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی ۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں اُن کو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا ۔ مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالےٰ بڑا بے نیاز ہے اس لئے سب کو چاہیئے کہ اس کی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسے موقعوں پر خصوصیت سے دعائیں لگے رہیں "

(ملفوظات جلد نہم ص۲۲۵)

۳۔ صدقہ سے قہر الٰہی دُور ہو جاتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ صدقہ کے نتیجہ میں صرف غضب الٰہی ہی سے نجات نہیں ملتی بلکہ تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔

اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتَدْفَعُ الْبَلَاءَ الْمُبْرَمَ النَّازِلَ مِنَ السَّمَآءِ " (روض الریاحین برحاشیہ قصص الانبیاء ص[illegible])

صدقہ آسمان سے نازل ہونے والی بلائے مبرم کو بھی روک دیتا ہے ۔

… میں مدرج البیان جلد ۱ ص۲۵ میں یہ عجیب واقعہ لکھا ہے کہ حضرت جبریلؑ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ایک دھوبی کی موت کی خبر دی ۔ مگر جب اس نے تین روٹیاں صدقہ دے دیں تو وہ موت کے منہ میں پہنچنے کے باوجود معجزانہ طور پر بچ گیا ۔

۴۔ ایک ربّانی سنّت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ارشاد ہے کہ

" قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں ۔ اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوحؑ کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں؟"

(ملفوظات جلد ۹ ص۲۵۲)

۵۔ ایک الہامی دُعا

مارچ ۱۸۸۲ء میں جبکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو خلعتِ ماموریت سے نوازا گیا ۔ آپ کو یہ الہامی دعا سکھائی گئی کہ

" رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ "

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ ص[illegible])

اے میرے رب اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کر ۔

اس الہامی دعا کو مقبول بنانے کے لئے ۱۹۰۵ء میں آپ پر یہ الہام نازل کیا گیا کہ " سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو ۔ عَلٰی دِینٍ وَاحِدٍ "

(بدر ۲۴ر نومبر ۱۹۰۵ء ص۲)

۶۔ ایک تاریخی صداقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک معرکۃ الآراء خطبہ "مقام محمدیت کی تفسیر" (مطبوعہ الفضل ۳۰ مئی ۱۹۷۳ء) میں بتایا ہے کہ ابھی حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے علماء نے آپ پر فتویٰ کفر لگایا۔ یہ ایک تاریخی صداقت ہے جس کے ثبوت میں کتاب "نصرت الابرار" مطبوعہ ۲۷ ربیع الاوّل ۱۳۰۶ھ (مطابق دسمبر ۱۸۸۸ء) کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

"صاحب براہین احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں اول ان (لدھیانوی۔ ناقل) مولوی صاحبان نے تکفیر کا فتویٰ جاری کیا تھا اس وقت بہت عالم عالم سکوت اور توقف میں رہے اور بعض مولوی صاحبان مخالف ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اب اکثر علماء محققین اس کی تکفیر پر متفق ہو گئے حتّٰی کہ مفتیانِ حرمین شریفین نے بھی اس کی ارتداد پر اپنی مواہیر ثبت فرمائیں۔ جس کی تصدیق مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے رسالہ سے جو خاص مرزا صاحب کی تردید میں تصنیف ہوا ہے ہو سکتی ہے۔" (صفحہ ۴ مطبع صحافی لاہور ایجسن گنج لاہور)

۷۔ حضرت سرمدؒ پر فتویٰ کفر کا سبب

"تذکرۃ الخیال میں ہے کہ سرمد کی اس رباعی پر جبّہ پوشانِ شرع کے کان کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسے کفر قرار دیا۔ کہ معراج جسمانی سے انکار لازم آتا ہے۔

ہر کس کہ سرِ حقیقتش باور شد
او پہن تر از سپہر پہناور شد
ملّا گوید کہ بر فلک شد احمد
سرمد گوید فلک با احمد در شد

(ترجمہ) جس کسی کے پاؤں حقیقت کے راز سے بندھ گئے اس کی وسعت پا جولانگاہ آسمانوں سے بھی زیادہ وسیع تر ہو گئی (ظاہر ہیں) ملّا کا کہنا یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر چل کر گئے (جانے والے) سرمد کا موقف یہ ہے **کہ خود آسمان حضور کے مبارک قدموں میں آیا۔**"

(منقول "سرمد شہید" صفحہ ۴۹ از مولانا ابوالکلام آزاد)

۸۔ قرآن مجید غیر محدود معارف کا سمندر ہے۔

امّت کے علماء ربّانی کا اجماع ہے۔ کہ قرآن مجید غیر محدود معارف وحقائق کا بحرِ ناپیدا کنار ہے چنانچہ ساتویں صدی ہجری کے عارف کامل حضرت ابن ابی النصر البقلی الشیرازی نے تفسیر "عرائس البیان" کے دیباچہ میں اس پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آجتک کوئی شخص قرآن مجید کے کمالات تک نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ اس کے ہر حرف کے نیچے اسرار کا سمندر اور انوار کی نہر جاری ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ اگر سات سمندر کی سیاہیوں اور دنیا بھر کے درختوں کی قلموں سے کلمات اللہ کو لکھا جائے تب بھی سمندر خشک ہو جائیں گے اور قلم ختم ہو جائیں گے مگر قرآن کا سمندر بھرے کا بھرا رہے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کی ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور ہر حرف کی حد ہے حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں، کہ قرآن مجید میں عبارت، اشارہ،

لطائف اور حقائق ہیں۔ عبارت عوام کے لئے، اشارت خواص کے لئے، لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاء کے لئے ہیں۔ (فالعبارة للعوام والاشارة للخواص واللطائف للاولیاء والحقائق للانبیاء)

ان الفاظ سے فیضان ختم نبوت کے جاری رہنے اور قرآنی حقائق و معارف کا نبیوں کے ذریعہ کھلتے رہنے کا بیّن اور فیصلہ کن ثبوت ملتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مودودی صاحب تنقیحات میں بارھویں صدی ہجری کی حالت پر نظر ڈالتے ہوئے کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ علم و عمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی، مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہنچ سکتی" (ص۴۸ طبع پنجم)

۹۔ آنحضرتؐ کا ایک پُرحکمت ارشاد مسلم مملکت سے متعلق

حدیث نبویؐ ہے کہ جو شخص اپنی عزت و مال بچانے کی کوشش میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہے دوسری طرف فرمایا کہ "ستکون اثرة و امور تنکرونها قالوا یا رسول الله فما تأمرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم و تسألون الله الذی لکم۔ یعنی ایک زمانہ ایسا آنیوالا ہے کہ ایسے حاکم ہو جائیں گے جو اپنے لئے بھلائی چاہیں گے اور تمہارے آرام کی فکر نہ رکھیں گے اور ایسے امور ظاہر ہوں گے جو تم کو بُرے معلوم ہوں گے صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسے وقت میں ہمیں کیا حکم ہے یعنی ہم اس وقت کیا کریں کیا حکام کا مقابلہ کریں اور ان کو سیدھا کریں۔ فرمایا۔ جو حکام کے حقوق تمہارے ذمہ ہیں ان کو تم ادا کر دو۔ اور جو تمہارے حقوق ان کے ذمہ ہیں انہیں خود طلب نہ کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر ڈال دو۔

حضرت مصلح موعود خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرجہ بالا احادیث کا ذکر کر کے ان کی نہایت حقیقت افروز تطبیق کی ہے فرماتے ہیں۔

"ان دونوں حکموں کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکم مختلف اوقات کے لئے ہیں۔ کسی زمانہ میں تو یہ حکم ہے کہ خوب اپنے حقوق طلب کرو۔ اور کسی زمانہ میں یہ حکم ہے کہ جو کچھ ملتا ہے۔ اسے خاموشی سے قبول کرو۔ مقابلہ تو الگ رہا۔ حکام سے اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہ کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک زمانہ حکومتوں پر ایسا آتا ہے کہ ان کی حالت ایسی نازک ہو جاتی ہے کہ اگر وہ اپنی پہلی حالت پر چلی جائیں تو چلی جائیں۔ لیکن اگر ان کی حالت میں ذرہ بھی تغیر آجائے تو خواہ وہ بہتری کی ہی طرف ہو لیکن وہ مہلک ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ملک کا حکومت کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا اس کی تباہی کا یقینی باعث ہو جاتا ہے پس ایسی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکام سے حقوق طلب کرنے سے بھی روک دیا تا ایسا نہ ہو کہ حقوق طلب کرتے کرتے اپنی حکومت

کو بھی تباہ نہ کرلیں" (برکات خلافت ص۵۸)
تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء

۱۰۔ جناب مودودی کی قیمتی نصیحت

"ہماری پبلک میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو ایک طرف کی داستان سُنکر (یا محض اسرائیل" پڑھ کر۔ ناقل) اس پر ایمان لے آتے ہیں اور صحیح رائے قائم کرنے کے لئے دوسرے فریق کی بات سُننا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ غلط عادت جب تک آپ کے اندر رہے گی آپ ہمیشہ جھوٹے پروپیگنڈے سے دھوکہ کھاتے رہیں گے اور اپنے خیر خواہ کو اپنا دشمن سمجھ کر اپنے بدخواہوں کی اغراض پوری کرتے رہیں گے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کسی شخص، جماعت یا اخبار کے خلاف کسی الزام کو اس وقت تک قبول نہ کریں جبتک خود اس کا بیان نہ سُن لیں۔ یہ اصول اپنی گرہ میں باندھ لیجئے پھر انشاء اللہ کوئی آپ کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔" (دستوری سفارشات پر تنقید)

کیا مودودی پارٹی کے لوگ بھی اس پر عمل پیرا ہیں؟

۱۱۔ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان شاہی

آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سپہ سالار اسلام کے نام تحریر فرمایا۔

"اما بعد میں تمہیں اور تمہارے لشکریوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔ کیونکہ خوفِ خداوندی دشمن کے مقابلے کے واسطے بہترین ہتھیار ہے اور جنگ کا سب سے بڑا کامیاب حیلہ ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ تم لوگ اپنے دشمنوں کی بہ نسبت گناہوں سے زیادہ سے زیادہ بچو۔ کیونکہ لشکر کے گناہ خود اپنے حق میں دشمن سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ مسلمانوں کی فتح صرف اس لئے ہوتی ہے کہ دشمن اُن سے زیادہ گنہگار ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو مسلمانوں میں طاقت ہی نہ رہے کہ اُن کا مقابلہ کرسکیں۔ اس لئے کہ نہ ہماری افواج اتنی تعداد میں ہیں نہ سامان، جتنی کہ اُن کے پاس ہے لہذا اگر ہم اور وہ دونوں معصیت میں برابر ہوں تو وہ طاقت کے اعتبار سے ہم سے بڑھے رہیں گے۔ ورنہ ہم ان سے بڑھے رہیں گے مگر ہمارا غلبہ طاقت کی بناء پر نہ ہوگا۔"
("عمر بن خطاب" مؤلفہ جناب طنطاوی۔ اردو ترجمہ)

۱۲۔ حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام فرزندانِ احمدیت کے نام

۱۷ر نومبر ۱۹۵۵ء کو فرمایا۔

"تم نے ابدال کا ذکر سُنا ہوگا۔ ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کرلیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرلیتے ہیں کہ بڈھے بڈھے بھی آکر کہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ تمہارے احمدیوں کے بڈھے تو قطب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال

(باقی بر صفحہ ۳۴)

چند مفید حوالے

(از جناب ملک محمود احمد صاحب عشرت - لاہور)

۱- خوش پوشاکی

اسلام رہبانیت کے خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ جمیل ہے وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ بعض ناسمجھ بزرگانِ اسلام خوش پوشاکی یا اچھی خوراک پر معترض ہو جایا کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی نعماء کا جائز اور صحیح استعمال اظہار شکر کا ایک ذریعہ ہے۔

حضرت ابوالعالیہ ریاحیؒ علمی اعتبار سے ممتاز تابعین شمار ہوتے ہیں۔ علامہ نوویؒ نے انہیں کبار تابعین میں شمار کیا ہے اور ابوالقاسم طبری کا بیان ہے کہ ان کی عظمت ثقاہت پر سب کا اتفاق ہے ان کے بارے میں لکھا گیا ہے:۔

"(حضرت) ابوالعالیہ ۔ ۔ ۔ ۔ کو رہبانیت سے سخت احتراز تھا۔ وہ راہبانہ لباس تک پسند نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ابو امیہ عبدالکریم ان سے ملنے کے لئے آئے۔ وہ بدن پر صوف (موٹے) کپڑے پہنے تھے۔ ان کو دیکھ کر ابوالعالیہ نے کہا یہ راہبوں کا لباس و طریقہ ہے مسلمان جب آپس میں ایک دوسرے کو ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ تو اچھے لباس میں جاتے ہیں۔"

(روزنامہ "امروز" ۱۵ مارچ ۱۹۷۰ء)

۲- حق کی فتح ـــ ایک معجزہ

مولانا ابوالکلام آزاد رقمطراز ہیں:۔

"حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ہے کہ وہ جب اپنی آواز بلند کرتا ہے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے ساز و برگ ہوتا ہے۔ مگر زیادہ عرصہ نہیں گذرتا کہ باطل کی جماعت سے ایک گروہ کٹ کے ان کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور یہ گروہ بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بالآخر اپنی ابتدائی بے نوائی اور کس مپرسی کے باوجود فتح اور باطل کو اپنی ابتدائی سر و سامان و کثرتِ مواد و جماعت کے باوجود شکست ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔"

(نگارشاتِ آزاد۔ مطبوعہ مقبول اکیڈیمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور طبع اوّل ۱۹۶۰ء ص ۲۰۷)

۳- شعراء کا خاتم

جناب شبلی نعمانی لکھتے ہیں:۔

"عریب (ایک کنیز۔ ناقل) کی قابلیّت اور کمالات کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ خلیفہ المعتز باللہ عباسی نے جو فن بدیع کا موجد اور عرب کے شعراء کا خاتم ہے، عریب کے حالات میں ایک مستقل کتاب

لکھی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

(المامون" مصنفہ شبلی نعمانی ۔ مطبوعہ مکتبہ جدید لاہور

طبع اوّل سنہ ۱۹۶۰ء صفحہ ۲۲۸)

ہماری معلومات کے مطابق خلیفہ المعتز باللہ عباسی آخری عرب شاعر نہ تھا ۔ بلکہ اس کے بعد بھی بے شمار شعراء عرب میں ہوئے اور یہ سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ۔

۴- ایک ایمان افروز کشف ۔

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (حضرت عبدالقادر الجیلانی ؒ) کا لقب محی الدین ہے اس لقب سے شہرت کا سبب یہ ہے کہ آپ نے خود فرمایا کہ مَیں کسی سفر سے بغداد پہنچا ۔ میرا گذر ایک ایسے بیمار پر سے ہوا ۔ جو نہایت کمزور جسم اور متغیر رنگ تھا ۔ اس مریض نے مجھے دیکھ کر السلام علیک یا عبدالقادر کہا ۔ مَیں نے سلام کا جواب دیا ۔ پھر کہا میرے پاس آئیے ۔ میں اس مریض کے قریب گیا ۔ اس نے کہا مجھے بٹھائیے ۔ مَیں نے اسکو سہارا دے کر بٹھا دیا ۔ کیا دیکھا کہ بیٹھتے ہی اس کا جسم تازہ اور تندرست معلوم ہونے لگا ۔ اس کا رنگ نکھرنے لگا ۔ مجھے یہ دیکھکر خوف معلوم ہوا ۔ اس نے کہا ۔ اے عبدالقادر آپ مجھے پہچانتے ہیں میں نے کہا ۔ نہیں ۔ کہا مَیں آپ کے جدّ امجد کا دین ہوں ۔ نحیف و لاغر ہو گیا تھا ۔ جیسا کہ آپ نے بنفس نفیس مشاہدہ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی برکت سے مجھے زندہ فرما دیا ۔ آپ کا نام محی الدین (دین کے زندہ کرنے والے) ہے ۔" (سفینۃ الاولیاء

مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ ۔ مترجم محمد علی لطفی

مطبوعہ نفیس اکیڈمی ۔ کراچی ۔ طبع دوم سنہ ۱۹۶۱ء

صفحہ ۲۹-۷۰)

۵- ایک قابل توجہ اقتباس

(مرسلہ جناب مولانا سیّد احمد علی صاحب فاضل گوجرانوالہ)

جناب عبیداللہ صاحب احرار ، صدر مجلس احرار پاکستان اپنے ٹریکٹ "تبلیغی سرگرمیاں" میں جماعت احمدیہ اور احرار کی کاوشوں کا مقابلہ اور نتیجہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

" مسئلہ ختم نبوت میں زیادہ تر جماعت احمدیہ ہی کو مخاطب کیا جاتا ہے مگر جماعت احمدیہ نے جس طرح خود کو منظم اور مستحکم کر لیا ہے اس کے مقابلے میں مجلس احرار یا کوئی اور جماعت اس قدر منظم اور مستحکم نہیں جماعت احمدیہ سیاسی اقتصادی معاشرتی اور عسکری لحاظ سے طاقتور جماعت ہے پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر اس کی تنظیم کا ایک مضبوط نظام قائم ہے اس جماعت کا ہر فرد اپنے عقیدہ اور عمل میں راسخ ہے فنڈز کیلئے اسے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ایک نظام کے تحت از خود ان کے فنڈ زیر جمع ہوتا ہے ۔ ایک منصوبہ کے تحت خرچ کیا جاتا ہے کے پسماندہ افراد کی ہر طرح امداد اور اعانت کی جاتی ۔

" مقابلۃً مجلس احرار اور دیگر دینی جماعتیں ہمیشہ فنڈ نہ ہو شکوہ کرتی ہیں اور فنڈز کی کمی کے باعث وہ کماحقہ خدمات سر انجام دے سکتیں ۔ جماعت احمدیہ میں اتحاد تنظیم اور ایک دوسرے کے لئے ا جذبہ ہے لیکن ہمارے ہاں تنظیم ، اتحاد اور ایثار میں کوئی شئے بھی نہ دوسرے معنوں میں خلوص اور عمل کا فقدان ہے اس وقت پاکستان محسوس کر رہا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک زبردست طاقت بن چکی ۔

میرا سفر انگلستان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمت میں محترم جناب بشیر احمد خانصاحب رفیق امام مسجد لندن نے درخواست کی کہ خاکسار ابوالعطاء کو دو ماہ کے جماعتی اور تربیتی دورہ پر انگلستان آنے کی اجازت فرمائی جائے۔ اخراجاتِ سفر جماعت پر نہ ہوں گے۔ مکرم عزیز محمد اسلم صاحب جاوید نے اخراجاتِ سفر اپنے ذمہ لئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اس کی اجازت فرما دی ہے۔

عاجز آج ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء کو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہؤا دینی خدمات اور بحالیٔ صحت کے لئے ربوہ سے انگلستان جا رہا ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ ۱۲ ستمبر کو لندن پہنچونگا انشاء اللہ۔ جملہ احباب سے دردمندِ دل کے ساتھ درخواستِ دُعا کرتا ہوں۔

اگرچہ ایک لحاظ سے یہ نجی سفر ہے۔ مگر چونکہ اغراض دینیہ کے لئے ہے اس لئے مجالس اور احباب نے متعدد دعوتوں کے ذریعہ دعاؤں کی تقاریب پیدا کی ہیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترم زعیم اعلیٰ مجلس مقامی اور مجلس محلہ دار الرحمت کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ محلہ دار الرحمت کے قائم مقام صدر مولوی محمد عثمان صاحب ایم۔ اے نے اس دعوت کے موقعہ پر مندرجہ ذیل دعائیہ نظم بھی پڑھی تھی۔

خاکسار

خادم ابوالعطاء

دُعائیہ اشعار

(محمد عثمان صاحب صدیقی۔ ایم۔ اے)

یورپ کو جا رہے ہیں مولانا ابوالعطاء
کراں کے اس سفر کو مبارک تو اے خدا

ہر طرح سے خیریت وامن و اماں کے ساتھ
جاتے بھی ہو، آتے بھی ہو، طے راستہ سارا

یورپ کے اس سفر میں جو دو ماہ کا ہوگا
اللہ کا حاصل رہے ہر آن سہارا

جاتے ہیں یورپ آپ جس مقصد کے واسطے
اللہ وہ مقصد کرے ہر طور سے پورا

ہیں آپ کے حق میں ہماری نیک دعائیں
ہم کو بھی یاد اپنی دعاؤں میں رکھ لینا

جائیں وہاں اور آئیں وہاں سے بصد مراد
آخر میں ہے خدا سے ہماری یہی دُعا

کیا قرآن شریف میں عجمی الفاظ موجود ہیں؟

لفظِ صراط کی تحقیق

(از جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

مضمون مندرجہ عنوان ایک علمی تحقیق اور کثیر محنت کا نتیجہ ہے۔ اس سوال کا اصولی جواب تو یہ ہے کہ عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں کا منبع ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

عیسائی مشنریوں اور ان کی پیروی کرتے ہوئے مستشرقین نے اسلام پر اور قرآن شریف کے خلاف مختلف جہات سے اعتراضات کئے ہیں۔ ایک جہت یہ ہے کہ قرآن شریف کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کہ وہ خالص عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ مختلف مخالفین نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کتابیں لکھیں۔ ان میں سے ایک کتاب مسٹر جیفری کی ہے۔ مسٹر جیفری [illegible] سامی زبانوں کے پروفیسر تھے۔ ان کی کتاب کا نام ہے "قرآن شریف میں غیر عربی زبانوں کے الفاظ" [illegible] گو وہ صفحات [illegible] اور [illegible] مصنف نے انتہائی محنت اور عرق ریزی [illegible] سے کام لیا ہے۔ [illegible] وہ بیس ورد قرآنی الفاظ کو غیر عربی ہونا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جہاں ہم مصنف کی محنت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہاں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ کتاب کا بیشتر حصہ نہایت رکیک، لیست اور فرضی تاویلات کا مجموعہ ہے۔

اس فہرست میں ہم صرف ایک لفظ "صراط" کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ مصنف کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ لفظ "صراط" کے متعلق مفسرین اور علماء لغت خود شک میں مبتلا ہیں۔ اور یہ لفظ دراصل لاطینی زبان کا لفظ "STRATA" ہے جو لاطینی زبان سے یونانی زبان میں گیا اور پھر آرامی زبان سے ہوتا ہوا عربی میں داخل ہو گیا۔ اور یہ وہی لفظ ہے جو انگریزی میں [illegible] بمعنی پختہ راستہ ہے۔

ہماری تحقیق میں لفظ STREET یا STRATA کا کوئی تعلق واسطہ اور نسبت لفظ "صراط" سے نہیں ہے۔ تفصیل اس اجمال کی درج ذیل ہے۔

لاطینی زبان میں روٹ مصدری یہ ہے STER-WO بمعنی پھیلا دینا۔ گرا دینا۔

ظاہر ہے کہ پھیلانا یا گرا دینا۔ افعال۔ یہ جو متضاد ہیں [illegible] SKEAT جو علم لغت کا مستند عالم ہے۔ [illegible] لفظ STREET کو لکھتا ہے کہ قدیم زمانے میں یہ لفظ لاطینی زبان میں مستعار لیا گیا۔ اس کے بعد SKEAT نے بھی اس لفظ کو سنسکرت کے روٹ STR پر مبنی کیا ہے۔ سنسکرت میں STR کے معنی پھیلانا اور گرا دینا ہیں۔

کیا سنسکرت یا روٹ کے محققین سے یہ توقع ہے کہ دونوں معانی کا
مفہوم بات کا صرف عربی زبان نے کیا ہے یعنی
STR کے معنی ڈھانکنا، پردہ ڈالنا اور بچھونا اور سخت کر
گرا دینا۔

ناممکن ہے کہ لاطینی یا سنسکرت اس روٹ کا کوئی حل پیش کر سکیں۔ یا گرانے اور ڈھانکنے میں کوئی تطبیق کر سکیں۔

پس یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہے کہ سنسکرت اور لاطینی دونوں زبانوں میں یہ لفظ مخلوط حالت میں یعنی بطور "ہوموُنم" HOMONYM پایا جاتا ہے اور ہومونم قسم کے الفاظ ہر زبان میں پائے جاتے ہیں۔ در سنسکرت میں ایسے الفاظ کی تعداد پانچ سو کے قریب خاکسار نے ثابت کی ہے جن کو سوائے عربی کے کوئی اور زبان حل کرنے سے قطعاً عاجز ہے۔ اور کسی ایک ہومونم کا حل کر دینا عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا کافی ثبوت ہوتا ہے۔ اور یہی صورت روٹ مذکور کی ہے اور یہ امر بدیہی ہے۔

اس روٹ کے معنے راستہ کے قطعاً نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے۔ روٹ کے معنے پردہ یعنی ستر ہیں اور STREET کے معنے PAVE کرنے یا ڈھانکنے اور تہہ جمانے کے ہیں۔ یعنی یہ STREET صفت ہے یعنی ڈھانپا ہوا ویسی SKEAT نے اس بات کو خوب سمجھا اور وہ لکھتا ہے سٹریٹ کے ساتھ لفظ WAY حذف ہو گیا ہے بالفاظ دیگر لفظ سٹریٹ میں علم اللسان کا اصول METONYMY صنعت مجاز مرسل عمل میں آیا ہے۔ جس کی یہ تعریف ہے۔ صفت سے موصوف کا کام لیا جائے۔ پس سٹریٹ کے معنے ڈھانپا ہوا بطور ایک صفت کے ہے اور لفظ WAY جو موصوف ہے وہ حذف ہو گیا ہے اندریں حال لفظ سٹریٹ کا شجرہ نسب بطریق ذیل ہوگا۔

عربی
|
سنسکرت
|
لاطینی
|
یونانی
|
آرامی
|
انگریزی

اور پروفیسر سکیٹ نے جو اس لفظ کی آخری کڑی لاطینی لفظ کو شمار کیا ہے حالانکہ اس سے آگے عربی مادہ موجود ہے جس کی شان کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بات حق ہے کہ

كلما يرد لفظا الى منتهى مقام الرد
ويفتش اصله بالجهد والكد
فترى انه عربية ممسوخة
كانها شاة مسلوخة (منن الرحمن)

یعنی جب کوئی ایک لفظ اس کی اصل تلاش کرتے کرتے محنت اور کوشش کے ساتھ انتہائی درجے تک پہنچایا جاوے۔ پس تو دیکھے گا کہ وہ عربی مسخ شدہ ہے۔ گویا وہ ایک بکری ہے جس کی کھال اتار لی گئی ہے۔

اوپر کی تحقیق سے ثابت ہے کہ لفظ "صراط" کا کوئی تعلق سٹریٹ سے نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سٹریٹ خاص کر شہری راستے کو کہتے ہیں۔ جو پتھروں۔ اینٹوں وغیرہ سے ڈھانپا گیا ہو اور یہ لفظ ROAD اور PATH سے امتیاز رکھتا ہے۔

یہ بات بھی مدنظر رہے - کہ عربی زبان میں مترادفات اتنے کثیر ہیں - کہ اسے دوسری باتوں کی طرف ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں خود قرآن شریف میں راستہ کے لئے منہاج اور شرعۃ کے لفظ موجود ہیں -

جیفری - علم اللسان کے سرتاج شمار ہوتے ہیں ان کا قول ہے کہ لاطینی زبان کی یہ ایک مذموم عادت ہے کہ وہ الفاظ کو مقلوب کر لیتی ہے - یعنی حروف کو ادل بدل کر لیتی ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے تھے کہ لفظ سٹریٹ "صراط" کا مقلوب ہے، لیکن کیونکہ یہ واقعہ نہیں ہے اس لئے ہم یہ نہیں کہتے - لاطینی زبان کے برعکس عربی زبان میں اگر حروف کو ادل بدل کیا جائے تو نیا اور جداگانہ روٹ پیدا ہوتا ہے - اور عربی زبان مقلوبیت سے پاک ہے - اس لئے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ لفظ سٹریٹ کو عربی زبان نے مقلوب کر لیا ہو اور یہ کوئی بھی نہیں کہتا کہ لفظ "صراط" میں مقلوبیت ہے -

ہمیں یہ معلوم ہے کہ بعض مسلم لغت نویس اور مفسر قرآن شریف کے بعض عربی الفاظ کو دوسری قریب کی زبانوں کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں - لیکن انہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ان کا قول حرفِ آخر ہے بلکہ وہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کہہ کر مدعی ہونے سے پرہیز کرتے رہے ہیں -

اب ہم لفظ "صراط" کی طرف آتے ہیں - علامہ راغب اس لفظ کا مادہ سرط بیان کرتے ہیں اور اقرب میں ہے -

السراط - السبیل الواضح و الصراط بالصاد اعلیٰ - کہ سراط واضح رستے کو کہتے ہیں اور "صراط" اعلیٰ ہے منجد، اقرب اور راغب اس لفظ کو خالص عربی بیان کرتے ہیں اور سرط پر مبنی ہونے کے لحاظ سے اس کی وجہ تسمیہ بھی بیان کرتے ہیں - صورت یہ ہے کہ سرط افعالِ حرکت میں سے ہے اور تیز روی اس کی شان ہے خواہ وہ تیز روی کسی چیز کو نگل جانے اپنی تیزی سے کھا جانے میں ہو یا تلوار کی کاٹ میں ہو یا راستہ روی میں ہو -

(السرط) الشراب فی حلقہ - سار سیرًا سھلاً (منجد)

(السُّرَط) شدید الجری - (اقرب)

سُراطی - تیز رفتار گھوڑا - (منجد)

اسی لفظ کا مصداق سرطع یعنی تیز دوڑتا ہے -

لفظ صراط قرآن مجید میں چھتالیس جگہ پر آیا ہے اور ہر جگہ روحانی اور خدا رسی کا راستہ اس سے مراد ہے جیسا کہ فرمایا

صِرَاطِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (شوریٰ آیت ۵۴)

بِاِذْنِ رَبِّھِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ - (ابراہیم)

وَیَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ - (سورۃ سبا آیت)

دوسرے مقامات میں ناظرین یہی مفہوم پائیں گے خود پروفیسر جیفری لفظ صراط کو مذہبی طریق زندگی - Religious way of life. بیان کرتے ہیں -

---

قرآن کریم نے "صراط" بجائے "سراط" استعمال کیا، کہ صراط اعلیٰ اور برتر ہے - اس کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کہ ص - ض - ط - ظ حروف "مطبقہ" ہیں - یعنی باہمی رشتہ اور مطابقت رکھتے ہیں - اور "ط" کے لحاظ سے "ص" کا لکھا جانا زیادہ مطابقت پیدا کرتا اور معنوں میں بھی خصوصیت ہو جاتی ہے - یعنی خاص وہ راستہ

جو خدا رسی کا ہے۔ عربی زبان میں ذرا سے اشارے اور فرق سے معنوی امتیاز اور فرق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ ایک نہایت باریک مضمون ہے [illegible]

اس مضمون کے تعلق میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام شافعیؒ (۱۵۰ھ۔ ۲۰۴ھ) نے شدت سے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ قرآن شریف میں کوئی غیر عربی لفظ ہو۔

فقد شدد الشافعی النکیر علی القائل بذلک۔

اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ لغت عرب اس قدر وسیع ہے کہ نبی کے سوا کوئی اس پر احاطہ نہیں کر سکتا۔

لا یحیط باللغۃ الا نبی

گذشتہ زمانے میں موازنۂ السنہ کا رواج نہیں تھا نہ مختلف زبانوں کی لغتیں موجود تھیں۔ [illegible] ہوئی تھی۔ اس لئے بعض علماء نے اگر کسی قرآنی لفظ کو [illegible] یا سریانی یا عبرانی لفظ شمار کیا ہو۔ تو باوجودیکہ ہم ان کے علم وفضل کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ اور ان کی تحقیق ہمارے لئے مشعل راہ ہے لیکن تحقیق کا دروازہ انہوں نے بند نہیں کیا۔ بلکہ ان کی تحقیق کو آگے چلانا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ تاکہ مخالفین کے اعتراضات کا جواب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ
وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ۔

اس زمانے میں علم اللسان سائنس اور دوسرے علوم کی ترقی ہماری تحقیق کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامان [illegible] ہے۔

اوپر ذکر ہوا ہے کہ لفظ سٹریٹ میں METONYMY یعنی صفت مجاز مرسل کی [illegible] ہے۔ یہ صفت ہر زبان کی لغت میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ علاوہ تقلیب [illegible] صفت سے موصوف۔ قلیل سے کثیر۔ خاص سے عام۔ ظرف سے مظروف۔ والعکس بالعکس مراد لینا زبانوں کا خاصہ ہے۔ صفت مجاز مرسل کی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ تین مثالیں اور یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(الف) انگریزی میں موویز منقیٰ یعنی بیج سے صاف کیا ہوا خشک [illegible] منقیٰ (صاف شدہ) موویز کی صفت ہے۔ اب خاص و عام کی زبان پر منقیٰ تو ہے موویز کو شاید ہی کوئی جانتا ہو۔

(ب) [illegible] MAGNESIA [illegible] میگنیشیا [illegible] ایک شہر کا نام ہے [illegible] میگنیشیا [illegible] صرف میگنیشیا [illegible] صفت کام دیتی ہے موصوف کا [illegible]

(ج) [illegible] ORANGE [illegible] نارنگی [illegible] اصل لفظ نارنگی موصوف تھا جو حذف ہو گیا صرف [illegible] پر باقی رہا۔

بعینہٖ اسی طرح [illegible] STRATA [illegible] ڈھانپا ہوا راستہ اصل لفظ تھا۔ راستہ کا لفظ حذف ہو گیا۔ اور اس کی صفت یعنی ڈھانکا ہوا باقی رہ گئی اور [illegible] [illegible]

[illegible] مشتقات [illegible] [illegible] ہم نے سردست ان پر بحث [illegible] نہیں سمجھا۔

مندرجہ بالا تحقیق سے ظاہر ہے کہ مستشرقین لغت قرآن کے متعلق کس قدر لاعلمی اور مغالطہ میں مبتلا ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے علماء اس کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اس نادانی کی غلطیاں معترضین کو بتائیں۔ واللہ الموفق۔

خاکسار کو اپنی علمی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا اعتراف ہے جو باتیں اس مضمون میں درج ہوئی ہیں۔ وہ خاکسار کا عندیہ ہے نہ کہ کوئی سند۔ اس بارے میں مزید تحقیق کی بڑی ضرورت ہے۔ خاکسار نے صرف ابتداء کے طور پر یہ مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

از جناب ملک محمد عبداللہ صاحب

شذرات

شریفانہ گفتگو

چٹان مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۷۲ء میں آغا شورش کاشمیری نے مولانا ابو العطاء صاحب کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ

"ابو العطاء صاحب سے گذارش ہے کہ شریفانہ گفتگو کی عادت ڈالیں۔ ورنہ ہم بھی ....."

شورش صاحب کے نزدیک شریفانہ گفتگو کس چیز کا نام ہے آپ کے اسی مذکورہ نوٹ سے اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

"قادیانی امت کے سیاسی محاسبہ پر ایڈیٹر چٹان کے خلاف ربوہ کے دانشوروں میں سخت ماتم بپا ہوا ہے ایک سیاسی تحریک کا انداز سیاسی ہونا چاہیئے نہ کہ نسیم سیفی (زاغ لکھنو) کی دشنام گوئی جو خاندانی شرافت کی کوکھ سے پیدا ہوا ہے۔"

سیاسی محاسبہ

کچھ عرصہ ہوا مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری صاحب نے "مرزائیت تنظیم" کا اعلان کیا تھا۔ اور چند سو ممبران کی فہرست بھی شائع کی تھی اس کے بعد آج تک اس تنظیم کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ غالباً اس تحریک کی ناکامی کے بعد اب ایک اور تحریک شروع کی گئی ہے۔ اور اس کا نام "قادیانی امت کا محاسبہ" رکھا گیا ہے اس کے متعلق لکھا ہے کہ بحمد اللہ ہماری اپیل پر ڈیڑھ سو سے زائد حضرات نے لبیک کہا ہے۔ اور ان ممبران کے ذریعہ کام جو سر انجام دیا ہے وہ یہ ہے۔

"ایڈیٹر چٹان نے بفضلہ تعالیٰ قادیانی امت کے سیاسی جاہ و جلال کو کرہ ارض سے مٹانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اور یہ ہو کر رہے گا" (چٹان ۲۷ر اگست)

شورش صاحب کی یہ تعلّی کوئی نئی بات نہیں ہے آپ کی عمر کا بیشتر حصہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں گزرا ہے اور آپ نے اس مخالفت میں اپنی پوری طاقت کو صرف کیا ہے اور یہ حربہ آزمایا ہے لیکن آج تک سوائے مایوسی اور ناکامی کے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ آئندہ بھی آپ جتنا چاہیں زور لگا لیں ناکامی ہی کا سامنا ہوگا کیونکہ جماعت احمدیہ کی ترقی کسی انسانی تدبیر سے وابستہ نہیں یہ تو خدا کی مشیت ہے جو ہو کر رہے گی۔ ع

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

مولانا ظفر علی خانصاحب کا اقرار

مدیر چٹان مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم کو اپنا اُستاد شمار کرتے ہیں اور ان کے شاگرد ہونے پر فخر کا اظہار کرتے ہیں مولانا نے بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی لیکن الٰہی نصرت کو دیکھتے ہوئے انہیں ایک وقت یہ اقرار کرنا پڑا۔ اور انہوں نے لکھا۔

"ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں کیا ان کی طرف سے ایک بھی قابلِ ذکر تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے۔ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو بُرا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔"

(اخبار زمیندار۔ دسمبر ۱۹۲۶ء)

یہ ۱۹۲۶ء کی بات ہے آج احمدیت خدا کے فضل سے دُنیا کے اکثر ممالک میں پھیل چکی ہے دنیا کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک اس کی عظیم الشان مساجد کے میناروں پر اس کے جھنڈے آسمان کی بلندیوں میں لہرا رہے ہیں۔ شورش صاحب کہاں کہاں محاسبہ کریں گے۔

مقبوضہ کشمیر میں متنازعہ قبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اس بات کا بھی ثبوت پیش کیا کہ حضرت مسیح ناصری کی قبر سرینگر کشمیر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔ نوائے وقت مورخہ ۳ ستمبر میں "مقبوضہ کشمیر میں متنازعہ قبر" کے عنوان سے یہ نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو ہدیۂ قارئین ہے:۔

"نئی دہلی ۲ ستمبر (اپ پ) مقبوضہ کشمیر کی یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے سربراہ ڈاکٹر ایف۔ ایچ حسنین کشمیر اور بھارت کی حکومتوں پر زور دے رہے ہیں کہ محلہ خانیار سری نگر کی اس متنازعہ قبر کو کھلوا جائے جس کے بارے میں عام شہریوں کا خیال ہے کہ یہ یوز آسف نامی بزرگ کی قبر ہے۔ اور ایک مخصوص فرقہ کے مطابق یہ قبر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہے جو اس فرقہ کی رائے میں صلیب سے زندہ بچنے کے بعد بھارت اور کشمیر آئے اور یہاں طبعی وفات پائی۔ ڈاکٹر حسنین کا خیال ہے کہ حضرت عیسےٰ کشمیر آئے تھے اور انہوں نے کشمیر میں رہنے والے بنی اسرائیل کو اپنا دین سکھایا تھا۔ انگلستان سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ "دی ویک اینڈ" میں مسٹر رونالڈ کیمپ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں پروفیسر حسنین کے نظریہ پر بحث کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ قبر کو کھودنے سے کئی سربستہ رازوں کا پتہ لگ سکتا ہے کشمیر میں اس کھدائی کی تجویز کے حق میں اور خلاف بھی خاصی بحث چل پڑی ہے۔ بعض لوگ کھدائی کے حق میں ہیں اور بعض خلاف۔"

(نوائے وقت ۳ ستمبر ۱۹۷۳ء)

شَانُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پروفیسر محمد عثمان الصدیقی ایم۔اے

لِحُسْنٍ عَکْسِ حُسْنِ اللّٰہِ فِیْکَ　　عَشِقْتُکَ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ
جُذِبْتُ اِلَیْکَ مِنْ حُبٍّ اِلٰی اَنْ　　فَدَیْتُکَ یَا عَظِیْمَ الْمُتَّقِیْنَ
حَسِبْنَا کَامِلًا فِیْ کُلِّ شَانٍ　　رَئَیْتُکَ بَعْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
بِاِسْلَامٍ، صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا　　اِلَی اللّٰہِ اَرَیْتَ الْکَافِرِیْنَ
بِقُرْاٰنٍ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٍّ　　مُّبِیْنٍ، قَدْ هَدَیْتَ الْجَائِرِیْنَ
وَمِنْ اَنْ یَّدْخُلُوْا نَارَ الْجَحِیْمِ　　بِتَوْحِیْدٍ وَّقَیْتَ الظَّالِمِیْنَ
وَاَنْقَذْتَ الْفُسُوْقَ الْفَاسِقِیْنَ　　وَاَنْجَیْتَ الْفُجُوْرَ الْفَاجِرِیْنَ
قَدِ اجْتَمَعَتْ بِغَیْرِ الشَّکِّ فِیْکَ　　مَزَایَا الْعَارِفِیْنَ الْکَامِلِیْنَ
رَئَیْتُکَ اُسْوَۃً فِیْ کُلِّ خُلْقٍ　　وَّاٰدَبٍ لِلْخِیَارِ الصَّالِحِیْنَ
بِدِیْنِکَ، دِیْنِ اِسْلَامٍ خَطَطْتَ　　طَرِیْقَاتِ الْهُدٰی لِلسَّالِکِیْنَ
لَقَدْ فُقْتَ الْکِرَامَ الْاَوَّلِیْنَ　　وَفِیْ شَاْنٍ سَبَقْتَ الْاٰخِرِیْنَ
اِلٰی حَدِّ الْمَعَارِجِ وَالْمَعَالِیْ　　وَرَائَکَ قَدْ تَرَکْتَ السَّائِرِیْنَ
عَلٰی اِیْذَاءِ کُفَّارٍ طَوِیْلًا　　صَبَرْتَ وَاَنْتَ خَیْرُ الصَّابِرِیْنَ
سَخَوْتَ وَاَنْتَ اَوْفَرُ فِیْ سَخَاءٍ　　عَبَدْتَ وَاَنْتَ فَخْرُ الْعَابِدِیْنَ

بِدِیْنٍ کَامِلٍ حَقٍّ نَبِیًّا
بُعِثْتَ اِلَی الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ

ناصرِ دیں کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے

(جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی)

تیری اُلفت میں ایسا مگن ہو گیا — ساری دُنیا کا سب کچھ فراموش ہے

یوں پلا دے محبت کی مے ساقیا — لوگ کہنے لگیں یہ بلا نوش ہے

ہر قدم ہر قدم تیرا لطف و کرم — تیرے لطف و کرم سے ہے اپنا بھرم

جس پہ ہوتا ہو احساں ترا دم بدم — اس کو اپنے پرائے کا کب ہوش ہے

ہو چکا ہے یہ اِذنِ خدائے زماں — تیرے گھوڑوں کے ٹاپوں کے نیچے جہاں

دیکھ لینا بہت جلد ہوگا عیاں — آسماں [illegible] بھی ہم دوش ہے

ہو زمانہ مخالف تو پھر کیا کروں؟ — دینِ احمد کی تبلیغ کرتا پھروں

ناصرِ دیں کا جھنڈا اُٹھائے ہوئے — [illegible]

جب ترا نام ہونٹوں پہ آنے لگا — کو بکو [illegible] لگا!

پڑھ کے صلِّ علیٰ، پڑھ کے صلِّ علیٰ

کیف سے جھومتا آج مدہوش ہے

عجمی اسرائیل کی مفتریات

جماعت احمدیہ کے خلاف افتراء پردازی کی مذموم کوشش

حضرت امام جماعت احمدیہ کا صیہونیت کے خلاف بیان

عرب پریس کا شاندار تبصرہ!

مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

آجکل جماعت احمدیہ کے خلاف ایک باقاعدہ منصوبہ کے ماتحت سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں اور نت نئے الزامات اور بہتان سے عوام کے جذبات کو مشتعل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک نیا الزام یہ تراشا گیا ہے اور اس کی اشاعت بڑے شد و مد سے کی جا رہی ہے کہ قادیانیت اور صیہونیت کا آپس میں گہرا رابطہ ہے اور اسرائیل میں اس غرض سے قادیانیوں کا ایک مرکز قائم ہے۔ چنانچہ کئی اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے

"مکہ معظمہ کے با اثر روزنامہ "الندوہ" نے قادیانیوں کے بارے میں سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے ممتاز اور مقتدر علماء کا ایک مشترکہ بیان شائع کیا ہے جس میں ان علماء نے قادیانیت اور صیہونیت کے درمیان خفیہ رابطہ کا انکشاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس رابطہ کی بنیاد پر اسرائیل میں قادیانیوں کا ایک بہت بڑا مرکز کام کر رہا ہے۔"

اس کے علاوہ ایک مسموم رسالہ "عجمی اسرائیل" میں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی جسارت سے یہ بہتان تراشا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے مشن اسرائیل کو جاسوسی کی غرض بیان کیا گیا ہے۔ رسالہ "عجمی اسرائیل" کا مصنف بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے تحریر کرتا ہے اور اگر اس سے ثبوت طلب کیا جائے تو جواب ندارد۔

"اس مشن کی معرفت عرب ریاستوں کی جاسوسی ہوتی ہے"

"اس مشن کی معرفت اسرائیل کے بچے کھچے مسلمان عربوں کو عرب ریاستوں کی جاسوسی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔"

"اس مشن کی معرفت پاکستان کی اندرونی سیاست کے راز لئے جاتے اور اسلام دوستوں سے متعلق مطلوبہ خبریں حاصل کی جاتی ہیں۔"

"اس مشن کی معرفت پاکستان میں عالمی استعمار اور یہودی استحصال کی راہیں قائم کی جاتیں اور سیاسی نقشے درآمد برآمد ہوتے ہیں۔۔۔۔"

"پاکستان کو اس وقت جو خطرہ درپیش ہے۔ اس میں قادیانی امت اور تل ابیب کا گٹھ جوڑ عالمی استعمار کی مخفی خواہشوں کو معرض وجود میں لانے کا

ذریعہ (LINK) بن چکا ہے " (عجمی اسرائیل صـ۲۳-۲۲)

مصنف رسالہ ہذا نے احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہوئے یہاں تک جسارت کی ہے :-

" عالمی استعمار کے مہرے کی حیثیت سے مسلمانوں کی وحدت کو پاش پاش کر کے اپنے لئے ایک عجمی اسرائیل پیدا کرنے کی متمنی ہے " (صـ۱۷)

جماعت احمدیہ کے علم کلام اور دلائل کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے ایک نئے نظریہ کو پیش کرنے کی جدت کی ہے ۔

" یہ غلط ہے کہ قادیانی مسئلہ (SECTARIAN) ہے جیسا کہ پاکستان کی حکومتیں اس غلط فہمی کا شکار رہی ہیں اور اب تک یہی سمجھتی ہیں ۔ قادیانی مسئلہ اپنی پیدائش سے اب تک POLITICAL ہے ۔ افسوس کہ مسلمانوں نے اس کا نوٹس بہت دیر میں لیا " (صـ۱۷) ۔

ان امور کے جواب میں ہم قارئین کے سامنے صرف تاریخی حقائق پیش کر رہے ہیں ۔ اور حقائق کو ہرگز جھٹلایا نہیں جا سکتا

جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد اشاعت اسلام ہے اور اس مبارک مقصد کے لئے فرزندانِ احمدیت نے خلافت کی برکت اور نعمت سے اپنے تن من دھن کی قربانی دی ہوئی ہے تحریک احمدیت کی بنیاد صرف اس عظیم اور بلند و بالا مقصد کی حامل ہے ۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے ۔ مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے ۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھانے والا صرف سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں " (اربعین ملا صـ۳)

احمدیت کے خمیر میں تبلیغ اسلام کا جذبہ موجود ہے چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو ۷ اپریل ۱۸۸۵ء کو الہام ہوا ۔

" یدعون لک ابدال الشام وعباد اللّٰہ من العرب "

یعنی ابدال شام اور عربوں میں سے خدا کے بندے آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں ۔

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے متعدد کتب عربی زبان میں تحریر فرمائیں اور عرب ممالک کے نامور علماء کو یہ کتب ارسال کی گئیں بعض کتب پر علماء نے تبصرے بھی کئے ۔ عرب ممالک میں فرانسیسی اور انگریزی اقتدار کے زمانہ میں ملک شام ، لبنان اور فلسطین میں عیسائی پادریوں کی بہت بڑی کھیپ یورپین ممالک سے پہنچی اور انہوں نے ثقافتی اداروں کے قیام سے اپنے پاؤں جمائے ۔ چنانچہ ڈاکٹر عمر فروخ مشہور لبنانی ادیب نے اپنی کتاب " الاستعمار فی الشرق العربی " میں اس موضوع پر مدلل تاریخی انداز میں روشنی ڈالی ہے ۔

ملک فلسطین جس کو آج اسرائیل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس ملک میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ ۲۰ ؍مارچ ۱۹۲۸ء میں پہنچے ۔ اور حیفا کے مقام پر ابتداء میں مشن قائم کیا گیا ۔ اس کے بعد متعدد مبلغین احمدیت نے اس مشن کو جاری رکھا عیسائیوں سے کامیاب مناظرات کئے۔ فضائل اسلام فضائل قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر کتب کی اشاعت کی گئی اور مسیحی منادوں کو چیلنج دیئے گئے اور ان کو للکارا گیا ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

یہودیوں کو دعوتِ اسلام ان کی زبان عبرانی میں دی گئی ۔ ملک فلسطین سے ایک رسالہ عربی زبان میں "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ" جاری کیا گیا اور تبلیغ اسلام کے لئے باقاعدہ ایک مطبع کی بنیاد رکھی گئی ۔ اس رسالہ کے نام سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو اسلام کی بشارت جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جارہی ہے ۔ چنانچہ فلسطین مشن نے "الدین الحی الخالد رسالۃ اخلاص الی کل مسیحی متدین ، البرھان الصریح فی ابطال الوھیۃ المسیح ۔ عشرون دلیلاً علی بطلان لاھوت المسیح وغیرہ اور کتب شائع کیں ۔ ان کتب اور تالیفات کے نام ہی بتلاتے ہیں کہ یہ کتب عیسائیت کے خلاف اور اسلام کی تائید میں ہیں ۔ فلسطین کے عوام اور زعماء ۔ علماء اور مشائخ اس امر پر گواہ ہیں کہ مسیحی منادوں کے غرور کو توڑنے میں علماء احمدیت کا بڑا ہاتھ ہے ان پادریوں کے منہ اسلام کے خلاف بند ہو گئے ۔ ان کی قلموں نے جواب دے دیا ۔ اور وہاں کے مسلمانوں نے انتہائی خوشی کا سانس لیا ۔

(۲)

ملک فلسطین میں یہود کی حکومت اسرائیل کا قیام خالصۃً سامراجی عزائم کی تشکیل و تکمیل ہے ۔ اس موضوع پر سینکڑوں کتابیں تحریر کی گئی ہیں ۔ اکتوبر اور نومبر ۱۹۴۷ء میں مجلس اقوام متحدہ میں تقسیم فلسطین کا مسئلہ پیش ہوا ۔ پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ایک زبردست معرکۃ الآراء اور پُرشوکت تقریر کی ۔ یہ تقریر آپ نے ۷ ؍اکتوبر ۱۹۴۷ء کو کی ۔ اس تقریر پر عرب پریس نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا ۔ ہم اس مضمون میں اخبار "نوائے وقت" کی صرف دو خبروں کو نقل کرتے ہیں ۔ کیونکہ اخبار نوائے وقت نے قادیانیت اور صہیونیت" کے متعلق خبر کا انکشاف کیا ہے ۔ اور اس کے حوالہ سے ہی "لولاک" نے بھی جرأت کی ہے ۔ چنانچہ نوائے وقت ۱۲ ؍اکتوبر ۱۹۴۷ء میں یہ خبر شائع ہوئی ۔

لیک سکسس ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۴۷ء ۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمیٹی میں جو فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیٹھی تھی ۔ کل پاکستانی مندوبین سر ظفر اللہ کی تقریر کے بعد ایک پریشان کن تعطل پیدا ہو چکا ہے اور جب تک امریکہ اپنی روش کا اعلان نہ کر دے دیگر مندوبین اپنی زبان کھولنے

کے لئے تیار نہیں ۔ امریکن نمائندہ جو اس دوران میں ایک مرتبہ بھی بحث میں شریک نہیں ہوا ۔ اس وقت تک بولنے کے لئے آمادہ نہیں جب تک کہ صدر ٹرومین وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل اور خود وفد ایک مشترکہ اور متفقہ حل تلاش نہ کر لیں ۔

کمیٹی میں کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایوات (آسٹریلیا) نے بہت پریشانی اور خفت کا اظہار کیا جب بحث مقررہ وقت سے پہلے ہی آخری دموں پر پہنچ گئی اور امریکن مندوب اس طرح خاموش بیٹھا رہا ۔ گویا کسی نے زبان سی دی ہو ۔ اقوام متحدہ کے تمام اجلاس میں یہ واقعہ اپنی نظیر آپ ہے ۔ پاکستانی مندوب نے ایک لفظ میں دوسرے مندوبین کے واردات قلب کا اظہار کر دیا جب اس نے اکتا کر یہ مشورہ دیا کہ چونکہ بعض سرکردہ مندوبین تقریر کرنے سے واضح طور پر ہچکچا رہے ہیں اس لئے فلسطین پر عام بحث فوراً بند کر دی جائے ۔ امریکی وفد دو دل سے اس بحث میں مبتلا ہے کہ اسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے ۔ لیکن ابھی تک وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا ہے ۔

ــــ دوسری خبر ــــ

"فلسطین کے متعلق سر ظفر اللہ کی تقریر سے دھوم مچ گئی"
"عرب لیڈروں کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کو خراج تحسین"

نیویارک ۱۰ را کتوبر ۔ مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سر محمد ظفر اللہ خان رئیس الوفد پاکستان نے جو تقریر کی وہ ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ تھی ۔ آپ تقریباً ۱۱۵ منٹ بولتے رہے اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ جب آپ تقریر ختم کر کے بیٹھے تو ایک عرب ترجمان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین پر عربوں کے معاملہ کے متعلق یہ ایک بہترین تقریر تھی ۔ آج تک میں نے ایسی شاندار تقریر نہیں سنی ۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی تقریر میں زیادہ زور تقسیم فلسطین کے خلاف دلائل دینے میں صرف کیا جب آپ تقریر کر رہے تھے تو مسرت و ابتہاج سے عرب نمائندوں کے چہرے تمتما اٹھے ۔

تقریر کے خاتمے پر عرب ممالک کے مندوبین نے آپ سے مصافحہ کیا ۔ اور ایسی شاندار تقریر کرنے پر مبارکباد پیش کی ۔ ایک انگریز مندوب نے سر ظفر اللہ کو پیغام بھیجا کہ آپ کی تقریر نہایت شاندار تھی ۔ مجھے اس کی نقل بھیجئے ۔ میں انہماک سے اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں ۔ تقریر کے بعد سر ظفر اللہ خان بہت تھکے ماندے نظر آتے تھے ۔"

الغرض چوہدری صاحب کے اس پُر شوکت اور مدلل خطاب نے فلسطینی عربوں کے مسئلہ کو حقیقی خد و خال کے ساتھ نمایاں رنگ میں پیش کیا مگر افسوس کہ ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی سازش امریکی اور روسی قرارداد پاس کر دی ۔

ـــــ (۳) ـــــ

اس خطرناک سازش اور سیاسی دباؤ کے نتیجہ میں ۱۵ رمئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں اسرائیلی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اور استعماری سازش کامیاب ہو گئی ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ

مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ نے اس پر انتہائی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے "الکفر ملّۃ واحدۃ" کے عنوان سے لیکچر دیا۔ جس کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:

—— (۴) ——

حضور رضی اللہ تعالیٰ نے رسالہ "الکفر ملّۃ واحدۃ" میں تحریر فرمایا:۔

(الف) "وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی، وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے . . . . . .

کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین کی چوٹ بلا واسطہ پڑتی ہے۔ فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے، اکثر جنگیں یہود کے اُکسانے پر ہوئی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اُکسایا تھا خدا نے ان کا مونہہ کالا کیا، مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوۂ احزاب کی لیڈری یہودی کے ہاتھ میں تھی۔ سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا۔

(ب) یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے، جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں۔ اس کا دماغ خود کمزور ہے عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔ عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے، مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے، سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے، سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا۔ . . . . .

(ج) . . . میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا۔ لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک

پوری ہوسکتی ہیں۔ اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے
آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہوسکتا۔ آج
قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان
واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ
دلائیں کہ ہماری جائدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی
حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے
بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس
غرض کے لئے جمع کرسکتا ہے اور ایک ارب روپیہ
سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہوسکتا
ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی
ممالک بھی قربانی کرینگے اور یقیناً پانچ چھ ارب
روپیہ جمع ہوسکے گا جس سے فلسطین کے لئے
باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع
کئے جاسکتے ہیں۔

(د) پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی
تھیں، مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں
مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا
مقابلہ کریں۔ کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی
اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور
میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں نہایت ہی
بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔

کیا اس مضمون کے بعد قادیانیت اور صیہونیت کا گٹھ جوڑ کا
مزعومہ "سراغ" کوئی حیثیت رکھتا ہے۔ فیا للعجب!

(۵)

عرب ممالک میں اس مضمون کی اشاعت عربی زبان میں
کی گئی۔ شام و لبنان کی مشہور شخصیتوں، وزراء، پارلیمنٹ
کے ممبرز، مختلف کالجوں کے پروفیسرز، مختلف وکلاء، سیاسی
اور مذہبی لیڈروں کو یہ مضمون ارسال کیا گیا۔ اخبارات نے
اس پر تبصرہ کیا۔ شامی ریڈیو نے اس کا خلاصہ نشر کیا چنانچہ
دمشق کے اخبارات میں سے الیوم، الف باء، الکفاح
الضیحاء، الاخبار، القبس، النصر، الیقظۃ
صوت، الاحرار، النہضۃ جیسے چوٹی کے اخبارات
نے اس ٹریکٹ کے مندرجات کو مستحسن قرار دیا۔ اور حضرت
امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس جگہ ہم صرف تین اخبارات کے عربی اقتباسات ترجمہ
سمیت قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:-

اخبار النہضۃ (دمشق) ۱۲ر جولائی ۱۹۴۸ء کو رقمطراز ہے:-

اھدانا السید مرزا محمود احمد کراسۃ
صغیرۃ تحتوی علی الخطاب الذی القاہ
فی (لاھور) باکستان یدعوا فیھا
المسلمین الی الاتحاد والعمل الحاسم
لانقاذ فلسطین من الصھاینۃ المجرمین
کما انہ یھیب بابناء الباکستان البررۃ
ان یبادروا الی ساعدۃ عرب فلسطین
بالمال ویذکرھم بالرسول الکریم (ص)
مستشھداً بأیات شریفۃ یحض فیھا
المسلمین ان یقفوا صفاً واحداً
أمام سیل الصھیونیۃ المجرمۃ
التی تؤیدھا کل من امریکا و روسیا
الشیوعیۃ لمصالح وغایات فی نفسھا

ويدعوهم ان لا يتوانوا وان يضعوا
نصب اعينهم ما يمليه عليهم الواجب
من الجهاد في سبيل الاسلام والمسلمين۔
وهي خطبة جيدة ودعاية حسنة
لفلسطين والمسلمين - ندعوا الله
ان يحقق أمالنا وامانينا العذب في
سبيل ديننا القويم والله من وراء
القصد۔

(ترجمہ) ہمیں ایک ٹریکٹ موصول ہؤا ہے جو جناب مرزا محمود احمد صاحب کے ایک لیکچر پرمشتمل ہے۔ جو آپ نے لاہور پاکستان میں دیا ہے اس لیکچر میں لیکچرار نے تمام مسلمانوں کو دعوتِ اتحاد دی ہے اور صیہونی مجرموں کے چنگل سے فلسطین کو نجات دلانے کے لئے ٹھوس اور مؤثر اقدام کی طرف توجہ دلائی ہے نیز اہل پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عربوں کی فوری اعانت کریں۔ مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد دلاتے اور آیاتِ قرآنی سے استشہاد کرتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ وہ مجرم صیہونیوں کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں جن کی پشت پناہی امریکہ اور اشتراکی روس اپنی مصالح اور خاص اغراض کے ماتحت کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ضعف اور اضمحلال کا اظہار نہ کریں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے جہاد کے سلسلہ میں عائد شدہ ذمہ داری اپنے سامنے رکھیں۔

یہ ایک نہایت عمدہ لیکچر اور فلسطین اور مسلمانوں کے حق میں نہایت اچھا پروپیگنڈا ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہماری ان نیک آرزوؤں اور عمدہ خواہشات کو جو ہمارے دینِ قویم کے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہیں متحقق فرمائے آمین۔

دمشق کے کثیر الاشاعت اخبار الف باء نے حسبِ ذیل تبصرہ کیا:-

وصلت الينا نسخة من خطبة القاها
في لاهور (باكستان) السيّد مرزا محمود احمد
امام الجماعة القاديانية بمناسبة تشكيل
دولةٍ صيهونيةٍ مزيّفةٍ في فلسطين
قال فيها:-
ومن الغريب ان قضية كشمير وقضية
فلسطين عرضتا للبحث والتنقيب
في زمنٍ واحد. ومن العجيب ايضًا
ان كشمير وفلسطين يقطنهما قوم واحد
اعني بني اسرائيل ومن العجب العجائب
ان جزءًا من هذا القوم الذي كان
قد اسلم يجذبُ اليوم عطف
المسلمين ومؤاساتهم في قضية كشمير
وشطرٌ أخر من القاطن بفلسطين
يقاتل المسلمين مقاتلة المستميت
والنصف منهم يقدم الضحايا لاحياء
المسلمين والنصف الأخر يبذل
مجهوداته لاماتتهم.....
والخطبة مطبوعة في مطبعة الفيض
ببغداد وقد حمل فيها الخطيب على
امريكا وروسيا وحدهما لمناصرتهما
الصيهونية۔"

(ترجمہ) ہمیں جناب مرزا محمود احمد امام جماعت قادیانیہ کے لیکچر کا نسخہ موصول ہوا ہے جو کہ انہوں نے فلسطین میں نام نہاد صیہونی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں دیا ہے آپ اس لیکچر میں فرماتے ہیں :- "یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں - یہ تعجب انگیز امر ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں - اور یہ عجیب تر امر ہے کہ اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکرے رہا ہے آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کوششیں کر رہی ہے "......

یہ لیکچر بغداد کے الفیض پریس میں طبع ہوا ہے اور اس میں لیکچرار نے صیہونیت کی پشت پناہی کے باعث امریکہ اور روس دونوں کے خلاف آواز بلند کی ہے ۔

اخبار صوت الاحرار نے اس انقلاب انگیز مضمون پر حسب ذیل تبصرہ شائع کیا۔

"اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ"

بهذا العنوان القى السيد مرزا محمود احمد امام الجماعة الاحمدية القاديانية فى لاهور (پاكستان) خطبة طويلة حمل فيها بشدّة و عنف على الصيهونية الآثمة المجرمة - ولم يُخفِ استغرابَهُ العميق من اجتماع المتناقضات واتّحاد الاعداء فى سبيل انكار عروبة فلسطين والاعتراف بكيان اليهود الموهوم ويتابع حملتهُ الشديدة ضدّ السياسة الاستعمارية الّتى تنشد دومًا و ابدا الاستغلال والظلم ثمّ يقارنُ موقف هٰؤلآء المعتدين من قضية فلسطين بموقفهم من قضية كشمير و يخلصُ الى القول ان لا سبيل الى الاستقلال والخلاص من كل نيرٍ اجنبيٍ بغير الاتحاد والتآلف"

کہ مندرجہ بالا عنوان پر جناب مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے لاہور پاکستان میں ایک طویل لیکچر دیا ہے اس لیکچر میں آپ نے پوری قوت سے ظالم صیہونیت پر حملہ کیا ہے اور متناقضات اور دشمنوں کے اتحاد و اجتماع سے اپنے گہرے تعجب کو پوشیدہ نہیں رہنے دیا مبادا فلسطینی عربوں کے مطالبہ کا انکار اور یہود نامسعود کے موہوم حقوق کا اعتراف کیا جائے - آپ اس استعماری سیاست کے خلاف نبرد آزما ہیں جو ہمیشہ ظلم اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا اظہار کرتی ہے - پھر آپ نے ان ظالموں کے موقف کا باہمی مقابلہ مسئلہ فلسطین اور کشمیر سے کیا ہے - اس لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی استعمار سے آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے بغیر ناممکن ہے "

قارئین کرام! ان تاریخی حقائق اور واقعات کے بعد بھی یہ غلط فہمی پھیلانا کہ "مرزائیوں اور یہودیوں کے گٹھ جوڑ کا سراغ لگا لیا گیا ہے " قادیانیت اور صیہونیت کے درمیان خفیہ رابطہ کا انکشاف" ہو گیا ہے۔

بھائیو! یہ محض جھوٹ ہے اور ایسا بہتان ہے جسے واقعات

رد کر رہے ہیں۔ یہ صرف عوام کو دھوکہ دے کر مشتعل کرنا ہے اسرائیل جس کا نام فلسطین تھا۔ اس میں جماعت احمدیہ کا مشن قدیم سے قائم ہے۔ اس بناء پر یہ وسوسہ اندازی کرنا کہ احمدیت کا تعلق صیہونیت سے ہے قرآن کریم نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔

فلسطین میں جماعت احمدیہ کے مشن کا قیام ۷ ؍مارچ ۱۹۲۸ء کو ہوا جہاں عیسائیت کے خلاف لٹریچر عربی زبان میں شائع کیا گیا۔ اسلام کے خلاف اعتراضات کے جوابات دیئے گئے جبکہ فلسطین میں اسرائیلی حکومت کا قیام بین الاقوامی سیاست کی شاطرانہ پالیسی سے ۱۵ ؍مئی ۱۹۴۸ء کو ہوا امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد اس نام نہاد حکومت کے متعلق اپنی تفسیر القرآن تفسیر کبیر میں آیت "وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ" کی تفسیر کرتے ہوئے مسلمانان عالم کو عظیم بشارت دیتے ہیں۔

کہ قرآن کریم کی روشنی میں یہ نام نہاد حکومت محض عارضی ہے۔ اور یہ ملک مسلمانوں کا ہے۔

کیا اسرائیل میں لاکھوں مسلمان عرب موجود نہیں ہیں اور کیا ان کے مشائخ اور علماء یہاں موجود نہیں ہیں وہاں آنکا حکومت کا کام نہیں کر رہا اور کیا ان کی انجمنیں وہاں موجود نہیں ہیں؟ اور کیا جماعت احمدیہ کا قدیم سے اسرائیل میں مشن کا ہونا گٹھ جوڑ کا ثبوت ہے اور بقول عجمی اسرائیل "قادیانی امت اور تل ابیب کا گٹھ جوڑ عالمی استعمار کی مخفی خواہشوں کو معرض وجود میں لانے کا ذریعہ بن چکا ہے؟

عجمی اسرائیل کے مصنف نے عوام کو یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش کی ہے کہ قادیانی مسئلہ اپنی پیدائش سے اب تک POLITICAL ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط مفروضہ ہے اور محض اشتعال انگیزی کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے نامور مورخ شیخ محمد اکرم صاحب ایم۔اے نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "موج کوثر" میں خوب تحریر کیا ہے لکھتے ہیں کہ

"دنیا کے مسلمانوں میں سب سے پہلے احمدیوں نے اس حقیقت کو پایا کہ اگرچہ آج اسلام کے سیاسی زوال کا زمانہ ہے لیکن عیسائی حکومتوں میں تبلیغ کی اجازت کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسا موقعہ بھی حاصل ہے جو مذہب کی تاریخ میں نیا ہے۔ اور جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے ..... انہوں نے مسلمانوں کے سامنے ایک نیا راستہ کھول دیا جس کے ذریعہ آپ مذہب کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں"

(بقیہ از صفحہ ۱۳ حاصل مطالعہ)

ہونے چاہئیں۔ وہ خوب دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کریں کہ وہ اپنے فضل سے ان سے بولنے لگ جائے اور وہ جوانی میں ہی صاحب کشف و کرامات ہو جائیں اور محلہ کے لوگوں کو جب مصیبت پیش آئے، وہ دوڑے دوڑے ایک خادم احمدیت کے پاس آئیں اور کہیں دعا کرو ہماری یہ مصیبت ٹل جائے جب تم جذبہ و اخلاص سے ان کیلئے دعا کرو گے تو پھر خدا تمہاری دعائیں بھی زیادہ قبول کرنے لگ جائیگا اور لوگوں کو یہ ماننا پڑیگا کہ تمہاری دعا ایک بڑی قیمتی چیز ہے"

(مشعل راہ صفحہ ۲۸)

فہرست معاونین خاص ماہنامہ الفرقان

ذیل میں ان احباب کرام کی فہرست درج ہے جنہوں نے ماہنامہ الفرقان کی پانچ سال کی خریداری قبول فرمائی ہے اور انہوں نے اس عرصہ کا پیشگی چندہ بھی ادا فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور اپنے فضل اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین۔ —— (مینیجر)

نمبر شمار	نمبر خریداری	نام خاص ممبر	مکمل پتہ
۱	۱۷۰	مستری ملک بشیر صاحب	ولد مولوی محمد صدیق صاحب محلہ کپاہیاں۔ کچہری روڈ گلی ۲ جھنگ صدر
۲	۵۳	ڈاکٹر محمد منیر صاحب	۱۱ ریلوے روڈ۔ لاہور
۳	۶۹	ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	بشیر میڈیکل ہال۔ کوٹلی۔ ضلع میرپور۔ آزاد کشمیر
۴	۹۷	حمید احمد صاحب قریشی۔	نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
۵	۱۰۴	چوہدری غلام احمد صاحب	پوسٹل پنشنر سرائے سدھو ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان۔
۶	۱۴۳	کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام خانصاحب۔	دارالسلام۔ یونٹ ۷ لطیف آباد۔ حیدرآباد سندھ
۷	۱۷۵	لفٹننٹ کرنل ایم اے صادق اکبر صاحب۔	محلہ فتح پور۔ گجرات
۸	۲۰۱	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل۔	گورنمنٹ پنشنر کوٹھی ۵۸۷/A پیپل کالونی ایکسٹنشن ۱ لائلپور
۹	۲۱۱	ملک عبدالحمید خانصاحب سنکوہی۔	پرانا سانده روڈ۔ بلال گنج۔ لاہور
۱۰	۲۳۴	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب۔	۴/۶۲۔ بلاک ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ ایچ کراچی ۲۹
۱۱	۲۸۷	کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب۔	۱/۱۰ بلاک ۲ سب بلاک ۷ ناظم آباد۔ کراچی۔
۱۲	۳۳۷	این۔ اے رتالپور	جائنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر لیبر ڈیپارٹمنٹ حیدرآباد
۱۳	۳۳۸	چوہدری محمد نذیر احمد صاحب	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ۱۴/۱۲۱ سکیم سمن آباد۔ لاہور
۱۴	۳۴۱	محمد عرفان صاحب۔	اپیل نویس۔ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ
۱۵	۳۵۲	حاجی فیض الحق خانصاحب۔	۲/۲۴ شارع فاطمہ جناح۔ کوئٹہ
۱۶	۳۸۱	حاجی محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار بھٹہ۔	مکان ۳۱/۵۰ محلہ میانہ پورہ۔ سیالکوٹ
۱۷	۳۹۲	مرزا منور بیگ صاحب۔	پراسس پیادہ رڈ کوئٹہ۔
۱۸	۴۲۵	رانا منظور احمد غلام احمد صاحبان۔	انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی [illegible]

نمبر شمار	خریداری نمبر	نام خاص ممبر	مکمل پتہ
۱۹	۴۴۳	چوہدری نعمت اللہ خانصاحب	انڈس ڈرائنگ اینڈ بلیچنگ ملز۔ رنگ روڈ۔ حیدرآباد
۲۰	۴۴۷	نوابزادہ عباس احمد خانصاحب	۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور
۲۱	۴۴۸	کلیم اللہ خانصاحب	19/B سرکلر سٹریٹ۔ ڈیفینس ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی
۲۲	۴۷۰	سردار فیض اللہ خانصاحب احمری	بمقام ریترہ۔ تحصیل تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔
۲۳	۴۷۲	ملک منور احمد صاحب جاوید	مکان ۱۶۳ گلی ۳ ۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور
۲۴	۴۸۸	محترمہ بیگم صاحبہ ونگ کمانڈر ایس۔ایم لطیف صاحب	P.A.F بڈابیر۔ پشاور
۲۵	۴۹۰	لفٹننٹ کرنل الحاج کے عمر امجد صاحب (ریٹائرڈ)	17/4 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ
۲۶	۴۹۷	صوبیدار عزیز الدین صاحب	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالرہ دیوان سنگھ۔ ضلع گجرات۔
۲۷	۵۱۸	سید مصدّق احمد شاہ صاحب	ولد سید عین علی شاہ صاحب دیونہ منڈی ڈاکخانہ باسکو ضلع گجرات
۲۸	۵۲۰	سید اظہر حسین شاہ صاحب	ولد سید قربان حسین شاہ صاحب ٹبہ بوٹے شاہ صاحب " " " "
۲۹	۵۷۱	عبدالمجید صاحب	19 منوہر سٹریٹ شام نگر نزد برجی۔ ضلع لاہور
۳۰	۵۷۴	مرزا مقصود احمد صاحب	J.C. خضدار۔ بلوچستان
۳۱	۵۸۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	P.E.C.H.S ۱۶/۵/۸ ت کراچی
۳۲	۵۹۴	سعید احمد صاحب سعید	محلہ چاہ بوہڑانوالہ مکان ۲۰۳ گلی ۱ ملتان چھاؤنی۔
۳۳	۶۲۰	میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ	C-۱۵۲ سٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا
۳۴	۶۶۹	ملک رشید الدین صاحب انور	نیشنل بنک آف پاکستان چونیاں ضلع لاہور
۳۵	۶۷۱	میاں نصیر احمد صاحب ابن رشید احمد صاحب	انجابیہ رائس ٹریڈرز۔ غلہ منڈی شرقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۳۶	۶۷۲	سید ناصر علی صاحب ارتضیٰ علی	الحمراء ۱۲ کلفٹن روڈ۔ کراچی ۶
۳۷	۶۷۳	خان محمد رشید احمد خانصاحب	ایس۔ ڈی۔ او۔ 2-22/1-2 شارع فاطمہ جناح۔ کوئٹہ
۳۸	۶۷۵	چوہدری عبدالغفور صاحب	S.D.O عام شورد۔ حیدرآباد (سندھ)
۳۹	۷۴۷	سید ابوالفرج الحصنی صاحب	زاویۃ الحصنی۔ الشاغور۔ دمشق۔ الشام
۴۰	۷۶۴	نصیر احمد صاحب راجپوت	۳۲۷/۲ عزیز آباد کراچی ۳۸
۴۱	۷۹۶	ڈاکٹر محمد حسین صاحب	حسین سنز۔ ریلوے روڈ گجرات شہر
۴۲	۸۰۳	اقبال احمد صاحب شمیم	دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔

شمار	خریداری نمبر	نام خاص ممبر	مکمل پتہ
۴۱	۹۱۵	میاں بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ۔	نزد مسجد احمدیہ ۔ فاطمہ جناح روڈ ۔ کوئٹہ
۴۲	۱۱۸۰	غلام احمد صاحب ۔	دارالقادر ۔ فیکٹری ایریا ۔ ربوہ
۴۳	۱۱۷۴	حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ۔	۵۵ و میڈیکل ہال بلاک ۱۲ ۔ سرگودھا ۔
۴۴	۱۱۸۲	محمد سعید احمد انجینیئر ۔	پروجیکٹ انجینیئر ۔ لاہور کینٹ
۴۵	۱۲۰۶	میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت	c/o ایم ۔ بی ۔ احمد اینڈ سنز پٹرول ڈیلر جھنگ صدر
۴۶	۱۲۰۲	شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان ۔	کمیشن ایجنٹ دنیا پور ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان ۔
۴۷	۱۲۱۲	علاؤ الدین صاحب ۔	گوٹھ علاؤ الدین ڈاکخانہ دریاخاں مری ضلع نواب شاہ (سندھ)
۴۸	۱۲۲۶	خواجہ محمد شریف صاحب ۔	بنگال ٹیکسٹائل کارپوریشن برانڈرتھ روڈ ۔ لاہور
۴۹	۱۲۳۴	ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب ۔	مارکیٹ روڈ ۔ نواب شاہ (سندھ)
۵۰	۱۲۳۵	چوہدری اسد اللہ خان صاحب ۔	بیرسٹر ایٹ لاء ۳۲ ایلگن روڈ لاہور چھاؤنی
۵۱	۱۲۴۰	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی	امیر جماعت احمدیہ میر پور خاص (سندھ)
۵۲	۱۲۵۲	فضل الرحمن خان صاحب ۔	جنرل مینیجر P.I.D.C شوگر ملز سرائے نورنگ (علاقہ بنوں)
۵۳	۱۲۵۴	الحاج شیخ محمد حنیف صاحب ۔	c/o حنیف ہومیوپیتھک کلینک ۔ جناح روڈ ۔ کوئٹہ
۵۴	۱۲۵۵	قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ۔	۴۲ میکلوڈ روڈ ۔ لاہور
۵۵	۱۲۵۶	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد (انبالوی)	رائس ڈیلر منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ
۵۶	۱۲۶۱	چوہدری عبدالحمید صاحب ۔	چیف انجینئر پاور اینڈ ڈویلپمنٹ واپڈا مکان ۱-۱۱۱-۹ ماڈل ٹاؤن لاہور
۵۷	۱۲۶۳	ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس	۲۷ لارنس روڈ ۔ لاہور
۵۸	۱۲۶۴	الحاج خلیفہ عبدالرحمن صاحب ۔	مکان ۲-۷/۴ لکڑ منڈی روڈ ۔ کوئٹہ
۵۹	۱۲۶۹	محمد عثمان صاحب ۔	c/o محمد ابراہیم اینڈ سنز ۲ لکشمی مینشن دی مال لاہور ۔
۶۰	۱۲۷۰	سید قربان حسین شاہ ۔	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پاکستان سپیشل پولیس متصل جموں پھاٹک ۔ کوئٹہ
۶۱	۱۲۷۵	میاں حاجی محمد شریف صاحب ۔	بیت الشمس ۔ احاطہ شیخ جھنڈو ۔ باغبانپورہ ۔ گوجرانوالہ
۶۲	۱۲۷۶	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ ۔	امیر جماعت احمدیہ ۔ سرگودھا
۶۳	۱۳۱۲	عبدالغنی قریشی صاحب ۔	۱۲/E اتم نگر مسلم روڈ ۔ سمن آباد ۔ لاہور

[illegible]

نمبر شمار	خریداری نمبر	نام خاص ممبر	مکمل پتہ
۶۷	۱۳۱۵	محترمہ انور سلطانہ صاحبہ ۔	بیگم ماسٹر وارنٹ آفیسر ٹیکنیکل سٹاف آفیسر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ۔ کراچی
۶۸	۱۳۱۷	ڈاکٹر احسان علی صاحب ۔	۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور
۶۹	۱۳۱۹	عبدالعزیز صاحب بھٹی اکاؤنٹنٹ ۔	N/۹۸۷ پونچھ روڈ سمن آباد۔ لاہور۔
۷۰	۱۳۴۵	عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی ۔	۳-۱۸۵۲ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵
۷۱	۱۳۴۷	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ۔ ایم۔ بی۔بی۔ایس ۔	H/۳۹ ریل بازار۔ بورے والا منڈی ضلع ملتان۔
۷۲	۱۳۵۴	بشارت احمد صاحب باجوہ ۔	اوورسیر واپڈا۔ گرد نفرل پراجیکٹ کشمور ضلع جیکب آباد (سندھ)
۷۳	۱۳۶۵	چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ ۔	نمبردار چک ۵۲/P گرگ ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خاں۔
۷۴	۱۳۷۵	میجر محمد عبداللہ مہار صاحب ۔	۳ ہربیجے روڈ۔ لاہور چھاؤنی۔
۷۵	۱۴۳۴	سردار محمد بشیر صاحب ایڈووکیٹ ۔	۵۸-پی۔ایم۔اے بلڈنگ ننگل روڈ۔ کراچی ۲
۷۶	۱۴۳۸	رانا عبدالمجید صاحب خانصاحب ۔	رئیس کنجروڑ۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔
۷۷	۱۴۵۷	لفٹننٹ کرنل جی۔ایم اقبال صاحب ۔	انجینئر (ر) جبرلٹو ۳۲۰ - ۸/۱ گلبرگ ۳ لاہور
۷۸	۱۴۶۸	ملک منیر احمد صاحب ۔	168/4 D فیڈرل بی ایریا۔ کراچی
۷۹	۱۴۸۴	چوہدری محمد طفیل صاحب ۔	پٹواری نہر۔ منصووالہ چک ۱۸۰/ج۔ب ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔
۸۰	۱۴۸۵	چوہدری یوسف صاحب احمدی	شیخانی بازار۔ تحصیل تربت۔ ضلع مکران۔
۸۱	۱۵۱۷	کیپٹن ملک خادم حسین صاحب ۔	فیکٹری ایریا۔ ربوہ
۸۲	۱۵۷۳	راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ۔	گولبازار۔ ربوہ۔
۸۳	۱۸۷۴	مبارک احمد صاحب ۔	C/o حاجی عبدالحمید صاحب بٹ۔ چاول فروش کوچہ جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر لائل پور
۸۴	۱۸۵۳	چوہدری عبدالرشید عبدالمنان صاحب	مجید اینڈ کو۔ کول مائنز اونرز۔ لیاقت روڈ۔ کوئٹہ۔
۸۵	۱۹۴۸	بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب ۔	احمد رحمان فلور ملز شیر شاہ روڈ۔ کراچی۔
۸۶	۲۰۳۵	مس۔ ایم۔ ایس جنجوعہ	ہیڈ مسٹرس گرلز مڈل سکول۔ مانگا منڈی۔ ضلع لاہور۔
۸۷	۲۱۰۳	مرزا نعیم الدین صاحب	۳/۲۱۲ مارٹن ٹاؤن کراچی ۵ (بجانب چوہدری عطاء اللہ صاحب کراچی)
۸۸	۲۱۷۴	میاں محمد رفیق صاحب ۔	براستہ بل آئل ڈیلر اینڈ کریانہ مرچنٹ شاہنواز مارکیٹ بزرگوال ضلع گجرات
۸۹	۲۱۷۸	چوہدری رحمت اللہ صاحب ایم۔اے ۔	خالد منزل۔ سول لائنز۔ بھمبر روڈ۔ گجرات۔
۹۰	۲۱۸۴	خواجہ محمد عبدالغنی صاحب ۔	۶/761 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

خریداری نمبر	نام خاص ممبر	مکمل پتہ
۲۱۸۹	رشید احمد صاحب بھٹی۔	مکھیانہ ڈاک خانہ جھبراں۔ ضلع شیخوپورہ
۲۱۹۴	مسٹر حفیظ الرحمان صاحب۔	رحمان انڈسٹریز علی دینہ علی محمد روڈ کراچی ۱
۲۲۲۵	سلطان رشید صاحب۔	کوٹ فتح خان صاحب۔ ضلع کیمبل پور۔
۲۲۲۶	چوہدری نصیر احمد صاحب۔	پروپائٹر الائیڈ سائنٹیفک سٹور۔ گلپت روڈ انارکلی لاہور
۲۲۲۹	سکواڈرن لیڈر محمود احمد صاحب باجوہ۔	2/C سٹیڈیم روڈ۔ پشاور کینٹ۔
۲۲۲۸	علی انور صاحب ابڑو۔	ایگزیکٹو انجینئر بلڈنگ ڈویژن سکھر
۲۲۴۲	صوبیدار ملک اللہ دتہ صاحب۔	بھلروان ڈاکخانہ رندی نظام براستہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات
۲۲۷۱	محمد ضیاء الحق صاحب۔	۱۲-E آفیسرز کالونی۔ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ۔
۲۳۸۵	کپٹن اے سلام خانصاحب۔	ماسٹر ایس۔ ایس "ہڑپا" نیشنل سپنگ کارپوریشن مولوی تمیز الدین خان روڈ۔ کراچی۔ مغربی پاکستان۔
۲۳۹۲	محمد الیاس صاحب خٹک۔	B/62 ڈی سلوا ٹاؤن۔ کراچی ۳۳

(باقی)

خوشگوار ماحول مستعد سروس

ہم اس اعلان میں مسرت محسوس کرتے ہیں کہ

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ ایرکنڈیشنڈ میں

مٹن لیگ۔ MUTTON LEG

چکن تکہ CHICKEN TIKKA

اس کے علاوہ

دیگر دیسی کھانے بھی اصلی دیسی گھی میں تیار ہوتے ہیں

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (ایرکنڈیشنڈ)

کچہری روڈ۔ کراچی

فون ۲۳۰۲۷۹-۱

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ "تحریک جدید"

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور از جماعت دوستوں کو پڑھائیں۔

چندہ سالانہ صرف ۲ دو روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

شہزین

شہزین

شہزین

مرض اٹھرا کی بہترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ـــــ ٹنڈو محمد خان ـــــ گوجرانوالہ

روزنامہ "الفضل"

الفضل ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار
اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات
کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
کے رُوح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین،
ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل
ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔
آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو
مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا
فرض ہے۔ (مینیجر)

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

"الائیڈ سائنٹیفک سٹور"

گنپت روڈ۔ لاہور

کو

یاد رکھیں

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کیلئے

آپ کی اپنی

دُکان ھے

"الفردوس"

۸۵- انارکلی- لاھور

مفید اور مؤثر دوائیں!

نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھتی، ناخنہ، ضعفِ بصارت،
وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ
ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔
خشک وتری شیشی سوا روپیہ۔

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض
کی بہترین تجویز۔ جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے سا
پیش کی جا رہی ہے۔
اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہو جانا، یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا
ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔
قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار- ربوہ- فون نمبر ۵۳۸

طابع و ناشر- ابوالعطاء جالندھری- مطبع- ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت- دفتر ماہنامہ الفرقان- ربوہ)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور

Monthly AL-FURQAN *Rabwah*

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations
.st & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner :

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248